ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
جنوری 2022ء

منہاج القرآن پیغمبرانہ اُسلوبِ دعوت و فکر کی تحریک ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

منہاج القرآن ویمن لیگ کا 34واں یوم تاسیس

woice
Women's Ownership, Intellectual Collaboration & Empowerment

الھدایۃ
Let's Explore the Understanding of The Qur'an

eagers®
Envisioning a Generation Enriched & Self-Reliant

مصطفوی
MSM SISTERS

مشاورت، ٹیم ورک اور جہدِ مسلسل کامیابی کی ضمانت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34 ویں یوم تاسیس پر مبارکبادی پیغام

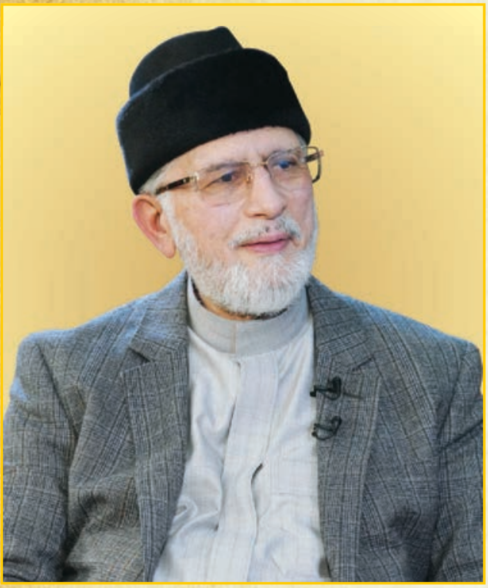

اللہ رب العزت کا کروڑ ہا شکر ہے کہ آج سے 34 سال قبل تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے خواتین کی تعلیم وتربیت اور انھیں سوسائٹی کا فعال رکن بنانے اور منوانے کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کا فورم تشکیل دیا گیا تھا، الحمدللہ یہ فورم آج نا صرف پاکستان میں خواتین کا سب سے منظّم اور متحرک فورم بن چکا ہے بلکہ منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کی تعلیم وتربیت وفکری آبیاری کی ایک عالمگیر اصلاحی تحریک بن چکی ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ تحریک منہاج القرآن کی فروغ امن، اصلاح احوال اور اصلاح معاشرہ کی بین الاقوامی جدوجہد کا حصہ ہے، اسلامی عقائد وافکار کے تحفظ، اعتدال اور رواداری کی اقدار کے فروغ کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیوں نے پاکستان کے اندر اور بیرون ملک اپنا شاندار ہمہ جہتی دینی واصلاحی کردار ادا کیا ہے جس کی ستائش اور خدمات کا اعتراف الفاظ سے باہر ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیوں نے خدمت انسانیت اور خدمت دین کے جس پراجیکٹ کا بھی اعلان کیا اسے اپنے عزم، استقامت اور سخت محنت کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچایا یہی وجہ ہے کہ منہاج القرآن ویمن لیگ مصطفوی مشن کی عالمگیر دینی، تعلیمی اصلاحی اور فلاحی خدمات میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہیں۔

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیوں کو ان کی شاندار اور قابل رشک خدمات پر میں انھیں صمیم قلب سے مبارکباد دیتا ہوں اور میری ان بیٹیوں کے لیے اور ان کے اہل خانہ کے لیے ڈھیروں دعائیں ہیں، منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34 ویں یوم تاسیس کے پرمسرت موقع پر تحریک منہاج القرآن کے تمام قائدین کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جن کی سرپرستی ورہنمائی سے یہ فورم دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

میں بار دگر اپنی تمام بیٹیوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور مشن کی یہ عظیم بیٹیاں اسی طرح جانفشانی کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کی نسلوں کی نگہبانی کرتی رہیں۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34ویں یوم تاسیس پر مبارکبادی پیغامات

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری (چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل)

منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ، ان کی دینی وفکری تربیت، معاشرتی اصلاح، اسلام کی ترویج و اشاعت اور بنیادی عقائد و اقدار کے تحفظ اور خواتین میں بیداری شعور کے فروغ کے ضمن میں ہر اعتبار سے مثالی خدمات انجام دی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں نے اس پرفتن دور میں عصری تقاضوں کے مطابق سیرۃ کانفرنسز، صالحات امت کانفرنسز، علمی و تحقیقی منصوبہ جات، میلاد مہم، کڈز میلا دفیسٹیول عرفان الہدایہ ڈپلومہ کورسز اور معاشرتی بہبود کی سرگرمیوں کے ذریعے بڑے احسن انداز میں اسلامی تعلیمات کو ملک بھر کی خواتین تک پہنچایا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے جس تنظیمی و تحریکی کردار اور عظیم مقاصد کے حصول کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ کے فورم کی بنیاد رکھی تھی، الحمدللہ ویمن لیگ کی بہنوں اور بیٹیوں نے ان نظریاتی وفکری اہداف کے حصول کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہر گزرتے دن کے ساتھ کامیابیوں کے زینے طے کئے۔

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34 ویں یوم تاسیس کے موقع پر آغاز سے لیکر اب تک کے سفر میں شریک ہر بہن اور بیٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت آپ سب کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور توفیقات میں اور اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

منہاج القرآن ویمن لیگ نے محبت الٰہی کے حصول، عشق و ادب مصطفیٰ ﷺ کے فروغ، امر بالمعروف کی دعوت اور نھی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے بہت شاندار دینی خدمات سرانجام دی ہیں اور دعوت و تبلیغ دین کا یہ سلسلہ پوری ایمانی جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی 4 دہائیوں پر مبنی جدوجہد میں معاشرتی فلاح و بہبود کی ذمہ داری ہو یا بچوں کی تعلیم و تربیت، والدین کے لئے تربیتی گائیڈ لائن ہو یا خواتین میں بیداری شعور کی مہمات ہر موقع اور مرحلہ پر منہاج القرآن ویمن لیگ کا قائدانہ کردار نظر آتا ہے۔ بحمداللہ تعالیٰ منہاج القرآن ویمن لیگ بطور فورم روز بروز علمی وفکری ذہنی و عملی صلاحیتوں کے ساتھ تابناک اور روشن مستقبل کی جانب بڑھ رہی ہے۔

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ٹیم اور جملہ تنظیمات کو 34 ویں یوم تاسیس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں بلاشبہ ویمن لیگ کی بہنوں کی خدمات لائق تحسین ہیں جو نامساعد حالات کے باوجود خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت منہاج القرآن ویمن لیگ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس فورم میں خدمات سرانجام دینے والی سب بہنوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ انٹرنیشنل)

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34ویں یومِ تاسیس کے موقع پر میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ عہدیداروں، رفقاء اور اراکین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ رب العزت کی توفیق، حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق اور سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ سرپرستی منہاج القرآن ویمن لیگ تمام شعبہ ہائے زندگی میں خدمت دین اور ویمن ایمپاورمنٹ کے لیے مثالی جدوجہد کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس 34 سالہ سفر میں ویمن لیگ کی تنظیمات برصغیر پاک و ہند، مشرق وسطیٰ، یورپ، برطانیہ سے لے کر، شمالی امریکہ، جنوب مشرقی ایشیا اور آسٹریلیا تک قائم ہو چکی ہیں۔

میں یوم تاسیس کی اس تاریخی موقع پر ان تمام بہنوں کو مبارکباد دینا چاہوں گی جو عائلی و خانگی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ مصطفوی مشن اور اسلام کے پیغامِ امن کو قریہ قریہ پھیلا رہی ہیں. میں ان عظیم اور پرعظم حوصلہ مند خواتین کو بار دگر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ان کے جذبے کو سراہتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ پر اور آپ کے خاندان پر اپنی بیشمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آپ کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور آپ کو اس کام میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ فضہ حسین قادری

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ قیادت، پاکستان و بیرونی ممالک کی عہدیداران، ذمہ داران و کارکنان اور وابستگان کو انتہائی مسرت و انبساط بھرے جذبات کے ساتھ 34ویں یوم تاسیس پر مبارکباد دیتی ہوں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کا خدمت دین و خدمت انسانیت کے 34 سال کا یہ سفر دین متین کی سربلندی، اس کی ترویج و اشاعت اور ایثار و انفاق کی قابل فخر روایات کا امین و مظہر ہے۔ ویمن لیگ سے وابستہ ہماری پرعزم بہنوں نے تین دہائیوں پر محیط اس مختصر عرصہ کے دوران اپنی انتھک محنت اور عزم و استقامت کے ساتھ مصطفوی تعلیمات کے پرچم کو دنیا کے کونے کونے میں بلند کیا اور مشن کے ساتھ وفا کی ایک نئی اور قابل رشک تاریخ رقم کی ہے۔

میں اس تاریخی موقع پر مشن کی عظیم بہنوں تنزیلہ امجد شہید اور شازیہ مرتضیٰ شہید کی عظیم قربانی پر انھیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ہماری ان شہید بہنوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قبور کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنائے، بلاشبہ یہ مصطفوی مشن انھیں بہنوں اور بیٹیوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی اس پرفتن دور میں بھی سرخرو اور سربلند ہے۔

اللہ رب العزت منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات کو شیخ الاسلام کی سرپرستی میں اس مصطفوی مشن کے ساتھ وابستگی میں مزید استقامت عطا فرمائے۔

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 29 شمارہ: 1 / جمادی الثانی ۱۴۴۳ھ / جنوری 2022ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ اسماعیل

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، سعدیہ کریم، جویریہ سحر ش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سُمیّہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام — فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ

فکرِ شیخ الاسلام

منہاج القرآن ویمن لیگ۔ ویمن امپاورمنٹ کیلئے کوشاں عالم اسلام کا سب سے بڑا فورم		6
منہاج القرآن پیغمبرانہ اسلوبِ دعوت و فکر کی تحریک ہے	مرتبہ: نازیہ عبدالستار	8
عصری چیلنجز اور تعلیمِ نسواں کی اہمیت	سمیہ اسلام	13
اسلام تکریمِ انسانیت کا پیغام لے کر آیا	عائشہ مبشر	16
منہاج القرآن ویمن لیگ اور نظامتِ دعوت و تربیت	حافظہ سحر عنبرین	20
خواتین نے تحریکِ پاکستان میں مثالی کردار ادا کیا	تحریم رفعت	26
عصری تحریکوں میں خواتین کا کردار	رابعہ فاطمہ	30
خواتین کو درپیش چیلنجز اور منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار	ہانیہ ملک	33
مشاورت، ٹیم ورک اور جہدِ مسلسل کامیابی کی ضمانت	سدرہ کرامت	36
ایگرز، بچوں کی تربیت کا مثالی پروجیکٹ	کلثوم قمر	40
اسلام اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے	سماوہ سلطان	44
Role of Women in Nation Building	Amna Khalid	50

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوصِ نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرق وسطی، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیل زر کا پتہ: منی آرڈر/ چیک/ ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹیڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ -/45 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ج فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. (النساء، ۴: ۱۱)

’’اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی وراثت) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے، پھر اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو یا) دو سے زائد تو ان کے لیے اس ترکہ کا دو تہائی حصہ ہے، اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے، اور مورث کے ماں باپ کے لیے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ (ملے گا) بشرطیکہ مورث کی کوئی اولاد ہو، پھر اگر اس میت (مورث) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث صرف اس کے ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کے لیے تہائی ہے (اور باقی سب باپ کا حصہ ہے)، پھر اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے (یہ تقسیم) اس وصیت (کے پورا کرنے) کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوگی)، تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ فائدہ پہنچانے میں ان میں سے کون تمہارے قریب تر ہے یہ (تقسیم) اللہ کی طرف سے فریضہ (یعنی مقرر) ہے، بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔‘‘

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ. وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۷۵۸)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ ﷺ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے یاد رکھو بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ کی سیرت ہے اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے (نکالنا) ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے پھر فرماتے: ہر مومن کی جان پر تصرف کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل و عیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔‘‘

خواب

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں
(کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، ص: ۳۷)

تعبیر

ہم کوئی ایسا نظامِ حکومت قبول نہیں کر سکتے جس کی رو سے ایک غیر مسلم اکثریت محض تعداد کی بنا پر ہم مسلمانوں پر حکومت کرے اور ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے۔
(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، 1940ء)

تکمیل

پس اگر دل اور نفس سخی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس انسان کی شخصیت میں موجود ہے۔ لیکن اگر انسان قلبی طور پر بخیل اور کنجوس ہے تو یہ انسانی زندگی کی سب سے بڑی ہلاکت ہے۔ ہاتھ کا کنجوس اور بخیل ہونا نچلا درجہ ہے جبکہ دل کا کنجوس اور بخیل ہونا سب سے نچلا درجہ ہے۔ جب دل سخی نہیں رہتے تو دل میں تنگی آتی ہے۔ دوسروں کے لیے برداشت، صبر و تحمل اور محبت اور غم محسوس نہیں ہوتا۔ دوسروں کی عزت کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز نہیں سمجھتا۔ اس میں خود غرضی، تنگ نظری، تعصب اور دوری آتی ہے۔ یہ تمام آفات اور بیماریاں اس شخص میں آجاتی ہیں، جس کا دل کنجوس ہوتا ہے جبکہ جس کا دل سخی ہوجاتا ہے، اس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ. (ابن عدی، الکامل، ۴: ۳۲۰، الرقم: ۱۱۵۴)

’’جنت اسخیاء کا گھر ہے۔‘‘

اداریہ

منہاج القرآن ویمن لیگ .... ویمن امپاورمنٹ کے لیے کوشاں عالم اسلام کا سب سے بڑا فورم

ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عورت سوسائٹی کا ایک اہم رکن ہے جس کے تعلیمی، تربیتی، عائلی، خانگی فعال کردار کے بغیر مثالی معاشرہ کی تعمیر وتشکیل ناممکن ہے۔ عورت نسلوں کی محافظ اور معاشرہ ساز ہے۔ عورت کا علم اور فہم وتدبر اس کے کردار کی صورت میں جب عمل کے قالب میں ڈھلتا ہے تو قوموں کا کردار اور وقار نمو پاتا ہے۔ عورت ہی اجتماعی و انفرادی ترقی کی ضامن اور زوال کا موجب ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے جب عالم اسلام کی ممتاز اور جدید تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تو اس میں خواتین کی تعلیم وتربیت اور کردار کے ویژن کو نمایاں جگہ دی کیونکہ شیخ الاسلام اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ خواتین کو ان کا جائز مقام دیئے بغیر دعوت وتبلیغ کا عظیم مشن موثریت سے محروم رہے گا۔ کتاب و سنت کی انہی تعلیمات اور فکر کے تحت شیخ الاسلام نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے اسلام کے عالمگیر اہداف کے حصول کے لئے مشن کی عظیم جدوجہد میں خواتین کو خصوصی حیثیت دی۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایت کے احیاء کے لئے 5 جنوری 1988ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔ منہاج ویمن لیگ، منہاج القرآن انٹرنیشنل کا ایک ذیلی فورم ہے۔ جس کا منشور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین کی دینی، معاشرتی اور اخلاقی بنیادوں پر تربیت کرنا ہے۔ تربیت کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق علم وہنر، تحقیق ومطالعہ اور خوداعتمادی سے ہمکنار کر کے عورت کو معاشرے کا موثر اور معتبر حصہ بنانا اس کے منشور میں شامل ہے۔ ویمن لیگ اس عزم کے ساتھ مصروف عمل ہے کہ ہر عورت چاہے وہ خاتونِ خانہ ہو یا کسی اور پیشے سے منسلک ہو، اسے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے لیکر فہم قرآن وحدیث اور جملہ انفرادی، خاندانی، سماجی و معاشرتی حقوق وفرائض سے آگاہ کر کے معاشرے میں اپنا موثر کردار اور مقام حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے تعلیم وتربیت اور معاشرتی اصلاح میں اپنا متحرک کردار ادا کیا اور پوری دنیا میں اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار کے فروغ اور تحفظ کے ساتھ ساتھ خواتین میں بیداری شعور کے حوالے سے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ الحمد للہ تین دہائیوں میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے شاندار تنظیمی وتحریکی کردار اور فکری ونظریاتی جدوجہد سے منہاج القرآن ویمن لیگ کو عالم اسلام کی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کی سب سے بڑی نمائندہ اصلاحی تحریک ثابت کیا جو دنیا کے 30 سے زائد ممالک میں اپنا موثر وجود رکھتی ہے۔ اندرون و بیرون ملک ویمن لیگ کا پھیلا ہوا وسیع نیٹ ورک بہترین علمی، فکری ذہنی اور عملی صلاحیتوں کے ساتھ ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے یہ اصلاحی اور خدمت دین سے متعلق اپنے نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کا واحد نمائندہ فورم ہے جس میں ہر طبقے سے خواتین شامل ہو کر اپنا اصلاحی و دینی کردار بخوشی ادا کرتی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے پاکستان جیسے روایت پسند معاشرے میں خدمت دین کو ایک نئے رنگ آہنگ اور اسلوب کے ساتھ ہر گھر تک پہنچایا ہے۔ کانفرنسز، علمی وتحقیقی منصوبہ جات اور اصلاحی سرگرمیوں کے ذریعے ملک بھر میں خواتین کا ایک وسیع حلقہ قائم کیا ہے۔ اصلاح احوال و معاشرہ اور احیائے دین کے جن عظیم مقاصد کے حصول کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی گئی وہ الحمد للہ حاصل ہوئے ہیں منہاج ویمن لیگ کے اصلاح احوال کے ضمن میں انجام دیئے گئے کردار کے سوسائٹی پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ آج خواتین پاکستان کے طول وعرض میں اسلام کی پرامن فکر اور مصطفوی تعلیمات کا پرچم لے کر جارہی ہیں اور ہر جگہ ان خواتین کو والہانہ استقبال کیا جاتا ہے اور یہ مصطفوی قافلہ دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے شیخ الاسلام کی لاتفرقوا کی فکر کے ساتھ دعوت دینِ حق کے پیغام کو خاص و عام تک پہنچایا ہے جس کی وجہ سے بے حد پذیرائی مل رہی ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ٹیم کی جانب سے جملہ تنظیمات اور عہدیداران کو 34واں یوم تاسیس مبارک۔

عزم واستقامت اور

خدمتِ دین کے

34 سالہ سفر پر

مبارک باد

فکرِ شیخ الاسلام

منہاج القرآن پیغمبرانہ اُسلوبِ دعوت وفکر کی تحریک ہے

تنگ نظر سوچ ماڈرن اپروچ قبول کرنے سے گریزاں رہتی ہے

روایت پسند کفارِ مکہ نے دعوتِ حق کو قبول کرنے سے انکار کیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا علمی، فکری خطاب
مرتبہ: نازیہ عبدالستار

بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں توجہ ایک نکتہ پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو اپنی تمام تر توانائیاں کام کرنے والے لوگ ایک ہی چیز پر لگا دیتے ہیں۔ وہ چیز کبھی ڈی فوکس نہیں ہوتی کیونکہ تمام افراد بھی اور افرادی قوت بھی، ذہنی قوت، علمی قوت، فکری قوت، جبی قوت، جسمانی قوت، روحانی قوت، سب ایک اُسی پر لگی ہوتی ہیں۔ اُس سے اُس کی توانائیاں تقسیم نہیں ہوتی۔ پھر وہ تیز رفتاری کے ساتھ وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔ آج کے دور میں حالانکہ تعلیم اور شعور بڑھ گیا ہے۔مگر ہماری سوسائٹی میں یک نکاتی ایجنڈے کو فروغ دینے والے لوگ لاکھوں کی تعداد میں مل جاتے ہیں جو انتہاپسند ہوتے ہیں اور دہشت گردی کو جنم دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ نوجوان نسل میں سے بھی لوگ ہوتے ہیں جو ایک پوائنٹ پہ فوکس کرتے ہیں۔ وہ نعرے جو ایک پوائنٹ کے فوکس کرنے میں ہوتے ہیں۔ وہ بڑے دل کو بہلا دینے والے ہوتے ہیں۔ اُن طبیعتوں کو بہت خوب متاثر کرتے ہیں جن طبیعتوں میں اُس نوعیت کا عنصر اللہ کی طرف سے پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے جداجدا طبیعتیں، جدا جدا مزاج بنائے ہیں۔مختلف نوعیت کی باتیں مختلف طبیعتوں پہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ اُن کو متاثر کرتی ہیں۔ غازی، شہید، شہادت، جہاد، جنگ، موت اور اسلام کا تصور تنگ نظری پر مبنی انتہا پسندانہ تعبیر کرکے لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کر لیتے ہیں، 80 کے وقت سے انتہا پسندانہ نظریات نے دنیا میں عالم اسلام میں کیا کچھ کیا ہے اور اُن کی وجہ سے عالم اسلام پر کتنی کتنی بڑی آفات آئی ہیں اور اسلام دشمن جو عالمی قوتیں اور طاقتیں ہیں اُن سے عدم استحکام کے لیے کام بھی لیے ہیں اور پھر اُن کو مارا بھی ہے۔ بالآخر چلتے چلتے اِن میں سے کافی لوگ آلہ کار بن جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ قتل ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ یہ انتہاپسندانہ فکر اور نظریہ جماعتی صورت میں ملک میں پھیلتا چلا گیا۔ پھر دوسرے ممالک بھی شامل ہوجاتے ہیں۔جو آپ کے دشمن ہوتے ہیں۔جن کا ایجنڈا ملک میں، سوسائٹی میں انتہاپسندی کو فروغ دینا۔وہ وسائل بھی دیتے ہیں۔ اُن کے پیچھے کئی تین، چار، پانچ باہر کی طاقتیں شامل ہوتی ہیں اور جبکہ ورکرز کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ہمارے اوپر کے لوگ بک گئے ہیں یا کسی کے ایجنڈے پر ہیں۔ وہ اخلاص کے ساتھ اُس انتہاپسندانہ سنگل پوائنٹ ایجنڈے پر اپنی نیت کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں تب ہی تو سیاسی جماعتیں اپنی تمام تر کرپشن اور نااہلیت کے باوجود ووٹ لیتی ہیں۔ اچھے بُرے کی تمیز نہ کرنے والے افراد اِتنی کثیر تعداد میں ہیں ورنہ وہ جماعتیں بکھر کے کب کی ختم ہو چکی ہوتیں۔یعنی جن لوگوں کا کردار پڑھنے لکھے لوگوں کی نظر میں گالی سمجھا جاتا ہے جب الیکشن ہوتا ہے تو وہ لوگ بھی بڑی کثرت کے ساتھ ووٹ لے کر پارلیمنٹ میں آتے ہیں۔ کوئی اِس صوبے میں اور کوئی اُس صوبے میں، کوئی

اُس جگہ اور کوئی اُس جگ اس میں اُن کی دھن، دھونس، دھاندلی کے عوامل بھی ہوتے ہیں مگر اُن کا بہت بڑا حلقہ اور ووٹ بینک بھی ہوتا ہے۔ اُن کے چاہنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اُن کو سننے کے لیے بھی لوگ آتے ہیں۔ تو اِس طرح کے طبقات ہیں۔ زمانہ گزر گیا، اُن کی لیڈرشپ، کچھ نہیں دے سکی۔ سوائے کرپشن اور لوٹ مار کے، لوگ گالیاں دیتے ہیں، مایوس ہیں، پریشان ہیں، دکھی ہیں، مگر جب وقت آتا ہے تو اِتنا بڑا طبقہ موجود ہوتا ہے کہ وہ اُن کو ووٹ دینے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اِسی وجہ سے اقتدار میں پارٹیاں طویل مدت تک آتی رہتی ہیں۔ یہ بنیادی طور پر اُس تعلم اور شعور کی کمی ہے جہاں اچھے اور بُرے کا امتیاز نہیں ہوتا۔ یہ صرف پاکستان جیسے معاشرے میں نہیں۔ اب دنیا کے دیگر ممالک میں بھی میڈیا کے ذریعے ذہن کو اِس طرح خراب کردیا جاتا ہے۔ باہر بھی اِس طرح کی صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔

یہ پوزیشن مذہب میں دینی اور مذہبی اعتبار سے زیادہ ہے۔ مشکل اُن لوگوں کو ہوتی ہے۔ جو دین کے پیغمبرانہ تصور کو کسی بھی صدی میں لے کر اُٹھتے ہیں۔ اُس کی تجدید کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مشکل کام ہوتا ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے۔ یہ صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ اِس لیے مجدد کا اور اصلاح کرنے والے کا م سب سے مشکل ہوتا ہے۔ چونکہ لوگ دھارے بناتے ہیں۔ اُس میں جذبات کو شامل کرتے ہیں۔ پاکستان میں پچھلے دس سال میں مختلف نعرے لگے ہیں۔ مسلمان کے اندر دینی غیرت وحمیت کو اجاگر کرنے کے لیے دل کش نعرے ہوتے ہیں۔ کبھی عشق رسول کے نام پر، کبھی ناموس رسالت کے نام پر، کبھی اسلام کے نام پر، کبھی قرآن کے نام پر، الغرض مختلف اچھی اصطلاحات، اچھے عنوانات استعمال کرکے لوگوں کو دین کے نام پر گلیوں میں نکال کر ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔ چلتے چلتے ایک مذہبی سی تحریک بنا لیتے ہیں۔ وہ ایک طبقہ ہوتا ہے۔ جس کی علمی، شعوری سطح بہت نیچے ہے۔

ہمارے ملک میں شرح خواندگی 50 یا 60 فیصد ہے تو اس سے مراد یہ لیا جاتا ہے کہ اتنے لوگ اپنا نام لکھنا اور پڑھنا جانتے ہیں اب اُس سے شعور تو پیدا نہیں ہوتا۔ اگر شعور کی سطح کو دیکھا جائے تو جو شعور ہے جہاں اچھے اور بُرے کی تمیز ہو سکے۔ جائز اور ناجائز، درست اور غلط کی تمیز ہو سکے۔ پھر اُس میں نظریہ کی تشخیص ہو سکے۔ کردار کی صحیح تعبیر ہو سکے، پھر اُس میں اعتدال پیدا کیا جا سکے، متوازن سوچ ہو، جب ان تمام سطحوں کا دیکھا جائے تو شرح خواندگی کی سطح کم ہوتی جائے گی کیونکہ ان دونوں طبقات میں بہت فرق ہے۔ جن لوگوں نے صرف جذباتی، لاشعوری، انتہا پسندانہ نعرے سے متاثر ہونا ہوتا ہے وہ شعوری چیزوں سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ ان کی سمجھ سے بالا تر ہوتی ہے۔

اُسی طرح یہ سوسائٹی ایک ہی ہے۔ یہ وہی ہے جہاں ایک اچھا، نیک، صالح کردار والا پڑھا لکھا آدمی الیکشن پہ کھڑا کردیں تو اُس کو کوئی ووٹ نہیں دیتا۔ پانچ سو، آٹھ سو، ہزار، دوہزار ووٹ کے ساتھ وہ ہار جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ تھانے کچہری کا کام نہیں کروا سکے گا۔ یعنی لوگ کا ایک مائنڈ سیٹ ہے۔ اِس سے اوپر اُن کی سوچ نہیں جاتی کہ ہم نے اِس کو پارلیمنٹ کا ممبر بنانا، یہ قانون سازی کرے گا۔ ملک کی تقدیر بدلے گا، مستقبل کا ہمارا لیڈر ہوگا۔ اِس طرف اُن کی ذہنی سطح اِتنی بلند نہیں ہوتی۔ تو ووٹر کا ایک مائنڈ سیٹ ہوتا ہے۔ وہ جیتتے آتے ہیں اور اچھے پڑھے لکھے لوگ سارے ہمیشہ شکست کھاتے ہیں۔

یہ جو رجحان ہے سیاسی زندگی میں اِسی طرح سماجی زندگی میں بھی اور اِس طرح مذہبی زندگی میں اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے جہاں جذبات، کا عمل دخل اور اثر زیادہ ہوگا۔ وہاں استحصال کے امکانات بھی زیادہ ہوں گے اور جہاں جذبات کے بجائے ویژن کا، ذہانت کا، علمی شعور عمل دخل زیادہ ہوگا۔ وہ جذباتی نعرے کم اثر انداز ہوں گے۔ یعنی یہ انسانی نفسیات ہے۔ اِس لیے ہر پیغمبر جب مبعوث ہوتا ہے اُسی کا کام مشکل ہوتا تھا۔ اِس لیے کہ جو قوم ایک دھارا اور ایک سمت چل رہی ہوتی ہے۔ جس میں سارے بہہ رہے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ اخلاقی بُرائیاں ہوں۔ سماجی بُرائیاں ہوں، اعتقادی بُرائی ہو، شرک

ہو، جہالت ہو، ظلمت ہو، ایک رسم ہو، ایک رواج ہو، جو معاشرے کی روایت چلی آرہی ہو سب اسی کا شکار ہوتے ہیں۔

الغرض اس کی کئی شکلیں ہیں ان کی ایک اجارہ دارہ ہوتی ہے۔ تو پیغمبر جب ایک ایسی دعوت، ایسی فکر اور ایک ایسے ویژن کے ساتھ آتا تو لوگوں کے جو ذہنی سانچے ہوتے اس کی بات ان روایت پرست لوگوں کے ذہن میں فٹ نہیں ہوتی تھی۔

مثلاً آقاﷺ جب دعوت لے کر آئے تو ابوجہل، ابولہب، ابو سفیان اور سردارانِ قریش کے روایت پسند ذہنوں کے لیے اسے قبول کرنا مشکل تھا اور جو ان کے پیرو کار تھے، اُن کے جو غلام تھے۔پسماندہ لوگ جن پر ظلم ہوتا تھا۔مگر ظلم سہہ سہہ کر اُن کا بھی ایک ذہنی سانچہ بن جاتا ہے۔ پیغمبر کی بات اُس میں فٹ نہیں ہوتی۔ چونکہ ان کے ذہن میں انتہاپسندی چل رہی ہوتی تھی۔ جبکہ پیغمبر ایک ویژن دینا چاہتاہے۔جس میں عقل بھی، شعور بھی، جذبات، اطاعت، حریت، کردار، آزادی، انسانی اقدار، برابری ہے، توازن ہے، کسی سمت انتہاپسندی نہیں ہے، اُس میں انسانی عزت ہے، وہ روایتی سوچوں کو توڑ کر آگے بڑھنا ہے، اب وہ ساری چیزیں اُس سماج کا جو بہاؤ ہے، اُس کے خلاف ہوتی تھیں۔

یہی سلسلہ آگے بھی چلتا رہا ہے اُمت میں ہر دور میں، ہر صدی میں یہی چیز ہوتی ہے۔جب ایک شخص یا ایک جماعت یا ایک تحریک اُس پیغمبرانہ دعوت لے کے اُٹھتے ہیں۔پیغمبرانہ دعوت ایک لفظ ہے۔ہر کوئی اِسے اپنے کام کے تناظر میں کرسکتا ہے۔ آپ کسی کو روک نہیں سکتے یہ الگ بات ہے کہ جائز اپلائی ہورہا ہے۔

وہ یوں ہوتا ہے کہ جزوی طور پہ جائز ہوتا ہے۔ یعنی شخص بھی اللہ کے دین کی دعوت آگے پہنچا رہا ہے تو جزوی طور پہ وہ پیغمبرانہ دعوت کا ایک حصہ ہے۔مگر جب آپ اُس دعوت کا جائزہ لیتے ہیں کہ پیغمبرانہ دعوت کا مزاج کیا تھا۔پیغمبرانہ دعوت کے اندر توازن کتنا تھا۔ پیغمبرانہ دعوت کے اندر فکری، نظریاتی اساس کیا تھی۔ انسانی قدریں کیا تھیں۔توازن کتنا تھا۔جب آپ اُس کو اِس طرح ناپتے، تولتے اور تجزیہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اِس کو ویژن کہتے ہیں۔

اُس میں زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔

دعوت، دین کی طرف بلانا، نماز کی طرف بلانا، روزے کی طرف بلانا، نیکی کی طرف بلانا، یہاں تک بعض جزوی چیزیں ٹھیک ہوتی ہیں۔ جب آپ اُس کو ایک بڑے مقصد میں دیکھتے ہیں۔ جہاں انسان کے اندر کی بھی شخصیت ہے، انسان کی ذہنی شخصیت بھی ہے، اُس کے ذہن کا فروغ ہے، جس زمانے اور دور میں رہ رہا ہے۔اُس کے ساتھ اُس کا جوڑ ہے۔ اُس کو قدیم قدریں بھی برقرار رکھنی ہیں۔ موجود زمانے میں جدید دور کے معیار پر بھی پورا اُترنا ہے اور اُس کی شخصیت سے اور فکر سے موجودہ نئی نسل متنفر بھی نہ ہو اور نیا زمانہ دین بھی نہ لگے اور دین کی جو پرانی قدریں وہ بھی جھڑ نہ جائیں تو تسلسل بھی ہو، تجدید بھی ہو، اصل روح سے نہ ہٹیں، اللہ کے حقوق بھی ہوں، انسانی حقوق بھی ہوں، تو دونوں میں توازن ہو، ایسا نہیں کہ گھر میں بیوی بچے روتے رہ جائیں اور آپ دین کی تبلیغ میں پھر رہے ہیں۔اور اِس طرح کا وضع قطع بنا رہے ہیں کہ جو نوجوان نسل یا غیر مسلم ہے وہ دیکھ کر سمجھ لیں کہ اسلام پتہ نہیں کوئی پرانی صدیوں کا دین ہے تو وہ متنفر ہو جائیں۔ ہزار چیزیں ہیں۔ یعنی دین کو اپنے جس دور میں آپ آگے لے کے چل رہے ہیں۔ وہ دور کیا ہے؟ اُس دور کی انسانی نفسیات کیا ہے؟ اُس دور کی انفرادی اور اجتماعی ذہنی سطح کیا ہے؟ بین الاقوامی حملے کیا ہیں؟ فتنے کیا ہیں؟ مشکلات کیا ہیں؟ اُس میں آپ دین کے ایک ماڈل کو، ایک فکر کو، ایک ویژن کو رکھ رہے ہیں اور اِس طرح رکھ رہے ہیں کہ دین میں جو حُسن ہے آقا کے دور کا، سلف الصالحین کا، اولیاء کا، پرانی صدیوں کا، وہ حُسن جمال بھی برقرار رہے اور اُس کے اندر جو نہی المنکر اعتبار سے وہ جاہ وجلال بھی برقرار رہے، یعنی امر بالمعروف کا حسن وجمال بھی برقرار رہے اور نہی المنکر کے اندر جو جاہ وجلال ہے وہ بھی برقرار رہے اور توازن بھی رہے اور رحمت بھی رہے، شفقت بھی

رہے،نفرت بھی نہ ہواور دور جدید بھی ساتھ چلے۔آپ آگے بھی بڑھے، پیچھے چیزیں رک بھی نہ جائیں۔ پچھلا تسلسل بھی رہے۔

کسی جگہ انتہاپسندی نہ ہو،انتہا پسندی سے بچیں،ایک ماڈریٹ ویژن بھی ہو،اُس میں مسلمان بھی سمائیں، غیرمسلم بھی سمائیں،مرد بھی سمائیں، عورتیں بھی سمائیں،نوجوان نسل بچے بھی سمائیں آپ کے اُس ویژن میں، بوڑھے بھی جگہ پائیں اور پھر اُس کے سماجی، معاشرتی، سیاسی، فلسفیانہ، سائنسی، فکری، تربیت، ہر ہر چیز جس کی آج کے دور، انسان، معاشرے کو ضرورت ہے،اُس کو بیان کرتے جار ہے ہوں۔ جب ایسا ویژن آپ لے کے آتے ہیں۔ یہ من حیث الکل پیغمبرانہ ویژن ہے۔ جس میں آپ کا دماغ، دل، جذبات، جسم، روح، فیملی، بچے، مسجد، مدرسہ، کالج، آفس، کاروبار، معاش، مال، ہر ایک ضروریات پوری ہوں۔

اسی طرح توازن کے ساتھ دعوت کو لے کے چلنا یہ مشکل ترین کام ہے۔ چونکہ اِس میں انسان وہ کیفیت پیدا نہیں کرسکتا۔جو یک نقاطی ایجنڈا سے جو کام چاہیں اُس سے لے لیں پیغمبرانہ وژن میں میں ان کی آنکھیں کھولتے ہیں،نابینا نہیں بناتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (النور،۲۴: ۳۷)

(اللہ کے اس نور کے حامل)وہی مردان (خدا) ہیں۔جنہیں تجارت اور خرید وفروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے۔

مرد وہ ہیں جو دنیا میں تجارت بھی کریں اور بیع بھی کریں۔مگراللہ کی یاد سے کوئی دنیا کا کام اُن کاٹ نہیں سکتا۔

لہذا ایسے دور میں ایک ایسی تحریک قائم کرنا اور خواتین میں بطور خاص منہاج القرآن ویمن کیونکہ ایسے معاشرہ جہاں خواتین کے لیے سوچ اور بہت روایت پسندی کا شکار ہو اس میں خواتین کو دعوت دین دینے کے لیے نکلنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ اِس پر امر بالمعروف اور نہی المنکر کا مدار کیا ہے۔

جو مردوں اورعورتوں کی اجتماعی ولایت کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔

وَيُقِيمُونَ لصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ لزَّكَوٰةَ (التوبۃ،۹: ۷۱)

اورنماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا۔ اگر گہرائی میں جاکے سوچیں۔اِس میں تو سارے وہ کام ہیں جو مرد بھی کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔ اب عورتوں کو اِس کے ساتھ شامل کیوں کیا ہے؟ اس کی مثال یہ ہے کہ مرد تنہا سو کوشش کر لے، ماں اگر نمازی نہ ہو تو اُس کی اولاد پکی نمازی نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اولاد تو ماں کی گود میں پلتی ہے۔اُس نے تربیت ماں سے لینی ہے۔اولاد نے مما مما کرنا ہے۔قرآن کہہ رہا کہ

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ (التوبۃ،۹: ۷۱)

ایک دوسرے کے رفیق ومددگار ہیں۔

تو اُمر بالمعروف گھر میں بھی نہیں چل سکتا۔گھر دینی نہیں بن سکتا۔فیملی کا یونٹ دینی نہیں ہوسکتا۔اُقامت صلوۃ کا نظام نسلوں میں منتقل نہیں ہوسکتا۔وہ ماں کی گود سے منتقل ہونا ہے۔لہذا ولایت ضروری ہے۔زکوۃ دینا سماجی اور معاشی رول ہے۔

وَيُطِيعُونَ للَّهَ وَرَسُولَهُ (التوبۃ،۹: ۷۱)

اور اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجالاتے ہیں۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔تو فرمایا کہ اگر نظام مردوں اور عورتوں کے ساتھ اکٹھا جُڑا ہوا ہو۔ پانچ ستون قائم ہوں تو عنقریب اللہ اُن پہ رحم فرمائے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا لنَّاسُ تَّقُواْ رَبَّكُمُ لَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (النساء،۴: ۱)

اے لوگو !اپنے رب سے ڈروجس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء)ایک جان سے کی پھر اُسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا۔

اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔جس اللہ نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا۔ پھر اُس میں اُس کی زوج کو بنایا۔ اب یہاں مرد اور عورت دونوں کی اہمیت آ گئی۔پھر اس کے بعد قرآن مجید نے ایک خوبصورت رول عورت کا دیا۔

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً

پھر اِن دونوں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔(النساء،۴:۱)

مرد اور عورت جو جوڑ بن گیا۔ اِن دونوں میں سے کثرت کے ساتھ مردوں کو پھیلایا اور عورتوں کو پھیلایا۔قرآن مجید نے کثیراً کا لفظ رجالاً کے ساتھ لگایا ہے۔

کثرت کا ذکر دونوں جگہ مردوں کے ساتھ لگایا ہے عورتوں کے ساتھ نہیں لگایا۔ اِس میں بڑی ایک راز کی بات ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً (النساء،۴:۱)

پھر اِن دونوں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔

کثیرہ کا لفظ بہت زیادہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔تو exposure میں مردوں کا زیادہ ظاہر کیا ہے اور نساءً کے ساتھ کثیراً بہت زیادہ کا لفظ نہ لگا کر اُن کو رول بھی برابر دے دیا ہے اور حیاء کے پردے میں بھی چھپا دیا ہے۔یہ رول دینے کا مطلب وبث منہما سے یہ women empowerment ہے اور کثیراً کا لفظ ہٹا کر پردہ دے دیا حیاء کا بھی پردہ بھی ہے۔یعنی ایسی empowerment ہو، ایسے حقوق کی جدوجہد کریں کہ ہرحیاء ختم نہ ہوجائے جو اللہ اور اللہ کے دین نے جو خوبصورتی کا زیور پہنایا ہے۔جو حیاء کا پردہ دیا ہے۔جس میں عظمت، خوبصورتی، تقدس رکھا ہے،وہ پامال نہ ہو، اِس سے وہ روحانی کردار کی طرف بھی اشارہ جاتا ہے۔

جب women empowerment، انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں اور عورتوں کو برابر رول دینے کی بات کرتے ہیں۔ اُس کو سوسائٹی میں لانے کی بات کرتے ہیں۔ یہ وہ راہ ہے کہ لوگ پھسل جاتے ہیں تو جو حیاء کا پردہ ہے جس میں اللہ پاک نے مخفی رکھا ہے اگر وہ ٹوٹ جائے تو افراط اور تفریط ہو جاتا ہے۔

ایک اور مقام پہ فرمایا۔

وَالذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذّٰكِرٰتِ

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔ (الأحزاب،۳۳: ۳۵)

اور جب فرمایا۔

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجٰهِلِيَّةِ الْأُولٰى

اور پرانی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کا اظہار مت کرنا۔(الأحزاب،۳۳: ۳۳)

کہ پرانی جاہلیت کی زیب وزینت کا اظہار نہ کرنا۔وہ اُن کو سماجی رول دے دیا کہ معاشرے میں کیسا ماڈل بن کے جاؤ۔گھر میں تمہارا ماڈل کیسا ہو؟ تو دیکھئے دونوں طرح کے کردار دے دیئے ہیں۔ عائلی اور گھریلو کردار بھی دے دیا اور سماجی اور معاشرتی کردار بھی دے دیا۔ یہ توازن قائم کرنا اللہ کی تعلیم تھی اور اللہ رسول کا عطا کردہ ویژن ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ میں کوشش کی ہے کہ یہ ماڈل قائم ہو۔ برابر رول بھی ملے۔آگے بھی بڑھیں۔ تعاون بھی کریں۔ پیچھے نہ رہیں۔مگر ساتھ گھر کی ذمے داریاں بھی ادا کریں، سماجی ذمے داریاں بھی ادا کریں اُس ویژن کے ساتھ جو ویژن اللہ اور اللہ کا رسول چاہتا ہے۔تبرج بھی نہ ہو۔اُس کے بعد پھر

وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَءَاتِينَ الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ (الأحزاب،۳۳:۳۳)

یہی قرآن مجید نے اگلی آیت نمبر 34 میں اشارہ کیا ہے۔ جب ازواج مطہرات کو ایڈریس کررہے تھے اُن کا ذاتی کردار تقویٰ کے ساتھ، اُن کا عائلی اور گھریلو کردار، اُن کا سماجی کردار، اُن کا دینی کردار، پرہیزگاری، اطاعت کا کردار، پھر تعلیم اور تربیتی کردار، آیت نمبر 34 میں فرمایا۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ (الأحزاب،۳۳: ۳۴)

اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول کی) سنت وحکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو۔

اب یہ تعلیمی کردار ہے کہ وہ اِس پیغام کو سیکھیں، سمجھیں اور آگے پہنچائیں۔ ☆☆☆☆☆☆

عصری چیلنجز اور تعلیم نسواں کی اہمیت

اسلام کی ترویج و اشاعت میں خواتین محققین نے قابل رشک کردار ادا کیا

چیلنجز سے نمٹنے کے لئے خواتین کو دینی و دنیوی علم وہنر سے آراستہ کرنا ہوگا

شیخ الاسلام نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے مثالی ادارے قائم کیے

سمیہ اسلام

انسان جب زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتا ہے تو واقعی وہ انسان ہوتا ہے، ہر زمانے میں تعلیم یافتہ حضرات کی قدروقیمت رہی ہے، تعلیم کے بغیر ترقی وعروج کی خواہش بے بنیاد خواہش ہے، انسان کی نافعیت کے لیے، دینی تعلیم، اسلامی تربیت، ایمانی شائستگی اور انسانی عادات وآداب کی اتنی ہی ضرورت ہے، جتنی ضرورت مچھلی کے لیے پانی کی ہے، تعلیم وہ نسخہء کیمیا ہے، جس سے مُردوں کی مسیحائی عمل میں آسکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں دینی تعلیم کے حصول کی افادیت واہمیت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

اسلام کا سورج جب طلوع ہوا اور اس کی ضیا پاش کرنیں پوری دنیا کو روشن کرنے لگیں تو اس نے اپنے ماننے والوں پر سب سے پہلے جو امر نافذ کیا وہ تھا تعلیم یعنی علم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ امت مسلمہ جہالت کی تاریکیوں سے آزاد ہو سکے اور علم کی روشنی میں نہ صرف سانس لے سکے بلکہ پوری دنیا میں ایک کامیاب اور ترقی یافتہ قوم کی شکل میں ابھر سکے۔ اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ہر دور میں وہی قومیں سب سے زیادہ کامیاب وکامراں اور ترقی یافتہ رہیں جو تعلیم میں سب سے زیادہ آگے تھیں۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پوری انسانیت کی تعلیم کے لیے اسلام نے بھی جو طریقہ اختیار کیا وہ یہی تعلیمی طریقہ تھا۔

اسلام کے جو بھی احکامات ہیں ان پر عمل پیرا ہونا عورتوں کے لیے بھی اتنا ہی اہم اور ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لیے، سوائے اس کے کہ ان میں سے کسی کے لیے کوئی تخصیصی حکم الگ سے نہ آگیا ہو۔ حصول علم کے حوالے سے بھی یہی بات ہے یعنی اس کے حصول کے جو احکام ہیں وہ صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ مرد وخواتین دونوں ہی کے لیے یکساں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اپنی تمام تر ازواج مطہرات کو زیورعلم سے اس حد تک آراستہ و پیراستہ کیا کہ ہجرت مدینہ کے بعد ایک طرف جہاں اصحاب صفہ تھے تو وہیں دوسری جانب خواتین کی پہلی مرکزی درسگاہ حضرت عائشہ صدیقہ کی تعلیم گاہ قرار پائی اور جہاں سے مرد وزن دونوں ہی نے یکساں طور پر اپنی علمی تشنگی بجھائی اور مسائل کا حل تلاش کیے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ خلفائے راشدین کا زمانہ ہو یا عہد بنی امیہ یا پھر دورِ عباسی، ہر ایک میں تعلیم مرداں کے ساتھ ساتھ تعلیم نسواں پر بھی توجہ دی گئی اور دونوں ہی کی علمی صلاحیتوں کو تسلیم کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان ادوار میں مردوں وخواتین کے علاوہ غلام اور کنیزوں کو بھی کسی سے پیچھے نہیں رکھا گیا۔ خود ہندوستان میں جب مسلمان آئے اور یہاں ان کی حکومت قائم ہوئی تو مردوں کے شانہ بہ شانہ خواتین نے بھی تحصیل علم کی جانب توجہ دی اور اس کی بدولت وہ نہ صرف ممتاز مقام حاصل کرنے میں کامیاب رہیں بلکہ بہت سی دینی و

غیر دینی درسگاہیں بھی قائم کیں، انھیں اپنے خون جگر سے سینچا اور مسلمانوں کی کامیابی کے لیے راہیں ہموار کیں۔

جدید تعلیم کے جھنڈے تلے جس مسئلے کو سب سے زیادہ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ یہی تعلیم نسواں تھی۔ بہت سے لوگوں نے جدید تعلیم اور بالخصوص تعلیم نسواں کی نہ صرف کھل کر مخالفتیں کیں بلکہ ان کے حصول پر کفر کے فتوے تک صادر کر دیے۔ لیکن باوجود اس کے اس عہد میں بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو ہر حال میں لڑکیوں کی تعلیم چاہتے تھے اور ان کی خواہش کے بقدر لڑکیاں بھی اعلیٰ تعلیم کے حصول کی راہ پر گامزن تھیں۔

بیسویں صدی کے نصف اول تک آتے آتے تو ہندوستان کا تعلیمی نقشہ ہی بدل گیا۔ اس وقت کے جو زمیندار اور پڑھے لکھے لوگ تھے، جنھیں آج ہم طبقہء اشرافیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، ان کا رجحان غیر معمولی حد تک جدید تعلیم اور نسواں کی طرف ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں مرد و خواتین دونوں ہی میں حصول علم کا رجحان ملتا ہے۔ پھر طبقہء اشرافیہ کی دیکھا دیکھی دیگر طبقات کے لوگ بھی جدید تعلیم اور تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس طرح بدلتے ہوئے حالات نے جدید تعلیم اور تعلیم نسواں کے مخالفین کو بہت زیادہ دنوں تک اپنے موقف پر قائم نہیں رہنے دیا اور نتیجتاً وہ بھی تعلیم نسواں کے قائل ہوگئے اور پھر لڑکوں کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ لڑکیاں بھی اسکول پہنچ گئیں اور تعلیم نسواں کا ایک سلسلہ چل پڑا۔

لیکن باوجود اس کے تعلیم نسواں کی طرف اس نوع سے پیش رفت نہیں کی گئی جس طرح سے کہ ہونی چاہئے تھی۔ آج ملک کے آزاد ہوئے کوئی نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر پھر بھی ہماری تعلیمی حالت میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ آج بھی ہم تعلیمی پسماندگی کے شکار ہیں۔ جب ہم اپنے علاقے کے تعلیمی منظر نامے اور بالخصوص مسلمانوں کی شرح تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے بلکہ سر جوڑ کر رو لینے کا دل کرتا ہے کیونکہ ابھی بھی تعلیم نسواں کی نہ صرف کمی ہے بلکہ سرے سے فقدان ہے۔ وقت اور زمانے کی تمام تر

> **آج اگر ہم اپنے سماج کو ظلمت وجہالت اور غلط رسم ورواج سے پاک وصاف کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم تعلیم مرداں کے ساتھ ساتھ تعلیم نسواں کی طرف توجہ دیں**

ترقیوں کے باوجود ہمارے یہاں وہ تعلیمی نظام اور تعلیمی ماحول نہیں بن پایا ہے جس کی اس دور میں حد درجہ ضرورت ہے۔

ضرورت اور وقت دونوں اس امر کے متقاضی ہیں کہ تعلیم نسواں کے حوالے سے مزید بیداری پیدا کی جائے اور اس کی جانب سنجیدگی سے توجہ دی جائے؛ لیکن اس سلسلے میں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم کے لیے محفوظ مقامات اور تعلیم گاہیں ہوں، مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں: کہتے تعلیم نسواں ایک مستقل چیز ہے۔ اسلامی تعلیمات کی حدود میں رہ کر تعلیمِ نسواں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے؛ تاکہ نئی نسل اعلیٰ اخلاق وکردار کی مالک بن سکے؛ مگر معاشی اعانت کے لیے عورتوں کی تعلیم کو ذریعہ بنانا غیر فطری بھی ہے اور غیر اسلامی بھی؛ اس لیے کہ قرآن حکیم بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار مرد کو قرار دیتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی رو سے عورت کی ذمہ داری شرعی فرائض ادا کرنے کے بعد تمام جائز اور مباح امور میں شوہر کی اطاعت کرنا۔

تعلیمِ نسواں کو فروغ دینے میں ایک بڑی رکاوٹ تعلیمی اداروں میں مغربی کلچر تیزی کے ساتھ عام ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد کا مستقبل خطرے میں ہے۔ اسی طرح معاشی مسائل کی وجہ سے بھی تعلیمِ نسواں تعطل کا شکار ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے ایک غریب سارا دن محنت، مزدوری کرنے کے باوجود اپنے گھر کا خرچہ پورا نہیں کرسکتا تو وہ اپنی بیٹی کو تعلیم دلانے کے لیے بڑی بڑی فیسیں کیسے برداشت کرسکتا ہے۔ کئی بار بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کو اپنے خوابوں کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

ان تمام مسائل کو حل کرنا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں تعلیمِ نسواں کی اہمیت کو اجاگر کرے۔اوراسلامی حدود میں رہ کر خواتین کا تعلیم حاصل کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں کے لیے تعلیمی نظام مہیا کرے۔

تاریخِ اسلام میں ایسی بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ کتاب وسنت کے فہم اور علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت میں خواتین کا کردار مردوں سے بڑھ کر رہا ہے۔ اس طرح انھوں نے عملی طور پر ثابت کردیا ہے کہ عورتوں کے ناقص العقل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے اندر فہم و استنباط اور ابلاغ و ترسیل کی صلاحیتیں مردوں سے کم تر ہوتی ہیں ۔

عصری جامعات کا قیام عرب اور مسلم ممالک میں بڑے پیمانے پر ہوا ہے۔ ان میں سے بعض مخلوط تعلیم فراہم کرتی ہیں۔ ان میں طلبہ کے ساتھ طالبات داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرتی ہیں اور بعض تعلیمِ نسواں کے لیے خاص ہیں ۔ ان اداروں میں طالبات کے ذریعے اسلامیات پر خاصا کام ہوا ہے اور بڑی تعداد میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالے تیار ہوئے ہیں ۔ برصغیر ہند وپاک میں بھی طالبات میں اعلیٰ تعلیم کے تحصیل کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے اور وہ عصری جامعات میں داخلہ لے کر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں ۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں جگہوں پر عصری جامعات میں دینیات (Theology) اور اسلامیات (Islamic Studies) کی فیکلٹیز قائم ہوئی ہیں اور ان کے تحت قرآن، حدیث، سیرت، اسلامی تاریخ اور دیگر مضامین کے الگ الگ شعبے قائم ہوئے ہیں اور ان کے تحت طالبات نے تحقیقی مقالات لکھے ہیں ۔ خاص طور سے پاکستان کی عصری جامعات میں طالبات کے ذریعہ علوم اسلامیہ پر خاصا کام ہوا ہے۔

گزشتہ صدی کے اوائل سے لڑکیوں کی تعلیم کا رجحان بڑھا، ان کے لیے مخصوص تعلیمی ادارے قائم ہوئے اور عصری جامعات میں بھی انھیں داخلہ کے مواقع ملے تو ان کی علمی صلاحیتوں کو جلا ملی اور انھوں نے اسلامیات کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ ہائے تعلیم میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کیے۔ان سے خواتین کے تخلیقی کمالات کا بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔علومِ اسلامیہ کے میدان میں خواتین کی موجودہ پیش رفت کو اطمینان بخش کہا جاسکتا ہے، لیکن ان سے مزید کی توقع رکھنا بے جا نہ ہوگا۔ جس طرح ان کا ماضی درخشاں اور تاب ناک رہا ہے اسی طرح مستقبل میں بھی امید ہے کہ ان کے ذریعہ علوم اسلامیہ کے مختلف میدانوں میں قابلِ قدر اور معیاری کام سامنے آئے گا۔ اس ضمن میں عصر حاضر میں خواتین کو جدید وقدیم علوم سے مزین کرنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مثالی درسگاہیں قائم کی ہیں اور منہاج القرآن ویمن لیگ کا شعبہ خواتین کی فکری و دینی تربیت کے لیے سرگرداں ہیں۔

آج ہم جس وقت اور زمانے میں سانس لے رہے ہیں وہ پہلے کے مقابلے میں بہت بدل چکا ہے اور اس بدلے ہوئے زمانے اور حالات کا تقاضا ہے کہ ہم جدید تعلیم اور تعلیم نسواں کی اہمیت وافادیت کو سمجھیں اور کتاب وسنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انھیں بھی دنیاوی اور اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کریں۔ آج اگر ہم اپنے سماج کو ظلمت وجہالت اور غلط رسم ورواج سے پاک وصاف کرنا چاہتے ہیں تواس کے لیے ضروری ہے کہ ہم تعلیم مرداں کے ساتھ ساتھ تعلیم نسواں کی طرف توجہ دیں اور لڑکوں کے شانہ بہ شانہ لڑکیوں کو بھی ہرطرح کے علوم وفنون سے روشناس کرائیں خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی اور پیشہ ورانہ ہو یا غیر پیشہ ورانہ،تاکہ وہ بھی ہرطرح کے علوم وفنون کے میدان میں آگے بڑھ سکیں اور خود کولڑکوں کی طرح ہمارے سماج و معاشرہ کے لیے مفید اور کار آمد ثابت کرسکیں۔ بقول اکبرالہ آبادی۔

تعلیم عورتوں کو بھی دینی ضرور ہے
لڑکی جو بے پڑھی ہو وہ بے شعور ہے

☆☆☆☆☆

WOICE ایک جہت ہمہ جہت

اسلام تکریمِ انسانیت کا پیغام لے کر آیا

''میرا ہنر میری کامیابی'' وائس کا مقبول عام پروجیکٹ ہے

عائشہ مبشر

سماج (Society) ایسے افراد کا مجموعہ یا گروہ ہے جو ایک مخصوص عمرانی معاہدے کے تحت رشتوں اور روابط کے ذریعہ باہم منسلک ہوتے ہیں۔ کسی بھی سماج میں مرد اور عورت وہ بنیادی اکائی ہیں جو معاشرے کو ریاست کے فراہم کردہ مواقع، وسائل اور حقوق کی مدد سے ایک مکمل فلاحی اور ترقی یافتہ معاشرہ بناتے ہیں۔ جب وسائل اور مواقع کی فراہمی عدم توازن کا شکار ہو جائے تو وہ طبقاتی اور جنسیاتی استحصال کو جنم دیتی ہے۔ استحصالی معاشروں میں جنسی اور معاشی طور پر کمزور طبقہ نشانہ بنتا ہے۔ خواتین معاشرے کی

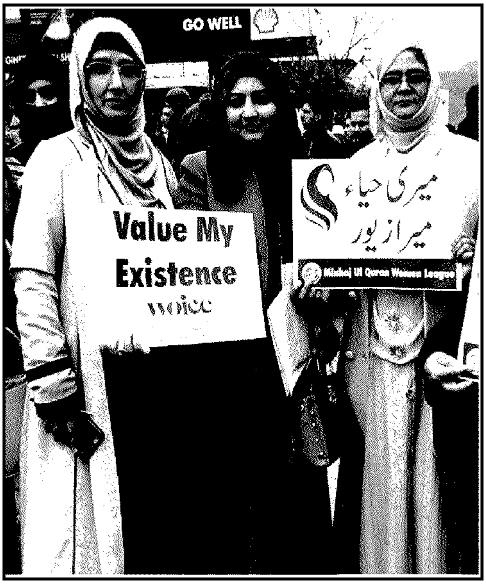

وہ اہم اکائی ہیں جن کی تعداد بے شک نصف ہے مگر فلاحی ریاست کی تشکیل میں ان کا کردار کہیں زیادہ ہے کیونکہ بقیہ نصف انہیں کے بطن سے جنم لیتا اور پرورش پاتا ہے۔

اسلام انسانیت کے لئے تکریم، وقار اور حقوق کے تحفظ کا پیغام لیکر آیا ہے۔ اسلام سے قبل ہر کمزور طبقہ طاقتور کے زیرِ نگیں تھا۔ جبکہ اسلام کی حقوقِ نسواں کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو عورت کے مذہبی، سماجی، معاشرتی، قانونی، آئینی، ، سیاسی اور انتظامی کردار کو نہ صرف استحکام دیا گیا بلکہ حقوق کی فراہمی کی ضمانت بھی مہیا کی۔ آج کے جدید دور میں جہاں معاشروں نے اخلاقی و سماجی ترقی کی منازل طے کی ہیں وہیں اخلاقی تنزلی کا شکار بھی ہوئے ہیں۔ بالخصوص صنف نازک کے استحصال نے معاشرے کو عدم توازن کا شکار کردیا ہے۔ جس کے ردِعمل کے طور پر عصر حاضر میں ویمن ایمپاورمنٹ کے عنوان سے ایسے فروعی نظریات فروغ پا گئے ہیں اس سے خواتین کے حالات میں بہتری کے بجائے تنزلی آرہی ہے۔ اسلام نے معاشرے کی بنیاد جن اصولوں پر استوار کی ہے ان میں حقوق و فرائض کا حسین امتزاج پیش کیا ہے اور مرد اور عورت کے لئے برابر حقوق و فرائض متعین کئے ہیں۔

1۔ اللہ رب العزت نے درجہ تخلیق میں عورت اور مرد کو ایک ہی مرتبہ پر رکھا اسی طرح انسانیت کی تکوین و تشکیل میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے:

اے لوگو !اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا ہے پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔"(النساء۴:۱)

2۔عورت پر سے دائمی معصیت کی لعنت ہٹا دی گئی۔ اور اس پر سے ذلت کا داغ دور کردیا گیا کہ عورت اور مرد دونوں کو شیطان نے وسوسہ میں ڈالا ،جس کے نتیجے میں وہ جنت سے اخراج کے مستحق ہوئے تھے۔

3۔عورت اور مرد کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں اجر کا استحقاق برابر قرار پایا۔ ان دونوں میں سے جو کوئی بھی عمل کرے گا اسے پوری اور برابر جزاء ملے گی ارشادِ ربانی ہے:

"ان کے رب نے انکی التجاء قبول کی (اور فرمایا) میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا ، چاہے وہ مرد ہو یا عورت ۔تم سب ایک دوسرے میں سے ہی ہو۔"(آلِ عمران،۳:۱۹۵)

4۔اسلام عورت کے لئے تربیت اور نفقہ کے حق کا ضامن بنا کہ اسے روٹی ،کپڑا، مکان ،تعلیم ، اور علاج کی سہولت "ولی الامر " کی طرف سے ملے گی۔

5۔عورت کو عصت وعفت کا حق عطا کیا اور معاشرے میں عورت کی عزت و احترام کو یقینی بنانے کے لئے اس کے حق عصت کا تحفظ لازمی قرار دیا۔

"(اے رسول مکرم)مومنوں سے کہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ۔یہ ان کیلئے پاکیزگی کا موجب ہے ۔ اللہ اس سے واقف ہے ، جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔"

6۔اسلام نے خواتین کو رازداری کا حق عطا فرمایا جس کے تناظر میں پردہ کے احکامات نازل فرمائے ۔سورۃ احزاب میں اللہ رب العزت فرماتا ہے "اور جب تم عورتوں سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے باہر سے مانگ لو ۔ یہ تمہارے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے ۔"

7۔ سب سے اہم حق جو اسلام عورت کو دیتا ہے وہ تعلیم وتربیت ہے ۔ حدیثِ مبارکہ ہے "علم حاصل کرنا ہر مسلمان(مرد وعورت) پر فرض ہے ۔"

8۔اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی حقِ ملکیت عطا کیا وہ نہ صرف خود کما سکتی ہے بلکہ وراثت کے تحت حاصل ہونے والی املاک کی مالک بھی بن سکتی ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے "مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ،اورعورتوں کے لئے اس میں سے جو انہوں نے کمایا۔

الغرض اسلام نے خواتین کے اجتماعی اور انفرادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا ۔ انفرادی حیات میں خواتین کو ماں ، بیٹی ، بہن اور بیوی کی حیثیت سے حقوق و فرائض کا حسین امتزاج عطا کیا جس میں نکاح کا حق ، خلع کا حق ، بلوغت سے قبل ولی کے کئے ہوئے نکاح کو رد کر دینے کا حق ، مہر کا حق ، کفالت کا حق ، اعتماد کا حق ،حسنِ سلوک کا حق ،تشدد سے تحفظ کا حق، گواہی کا حق ، قانونی شخصیت ہونے کا حق اور حقوق زوجیت مرد کے مساوی عطا فرمائے ۔

محض یہی نہیں اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے خواتین کو سیاسی حقوق عطا کئے ۔ عورت کا ریاستی کردار واضح کیا ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے " :اور اہلِ ایمان مرد اور عورتیں

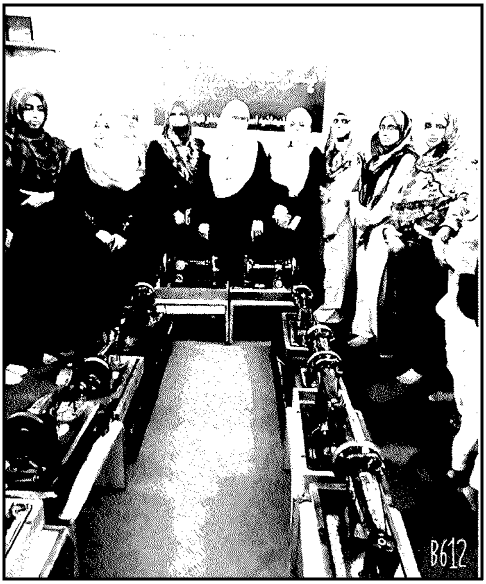

ایک دوسرے کے رفیق اور مدد گار ہیں ، اور وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں ۔"

اسلام عورت کو ایک مکمل قانونی فرد تسلیم کرتے ہوئے سربراہ کے چناؤ ، قانون سازی اور دیگر ریاستی معاملات میں مردوں کے برابر رائے دہی کا حق ہے ۔ مقنّنہ میں نمائندگی کا حق ہے ۔ اسلام عورت کو بطور سیاسی مشیر متعین کرتا ہے ،انتظامی ذمہ داریوں پر تقرری کا حق دیتا ہے ، سفارتی مناصب پر فائز ہونے کا حق دیتا ہے ، ریاست کی دفاعی ذمہ داریوں پر نمائندگی کا حق دیتا ہے ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی فلاحی معاشرے میں خواتین اسلام کے عطا کردہ حقوق کی برکات کے سبب سماجی ، معاشرتی ،سیاسی ،اور انتظامی میدانوں میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے معاشرے کو ارتقاء کی اعلیٰ منازل کی طرف گامزن کرنے کا باعث بنتی ہے ۔ مسائل تب جنم لیتے ہیں جب اسلام کے اس اعلیٰ نظام کو روایات و اقدار سے متصل و منطبق کرنے کی بجائے ان سے متصادم قرار دے کر ترک کردیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر ویمن لیگ کے ہمہ جہت فورم کا قیام عمل میں لایا گیا۔

WOICE منہاج القرآن ویمن لیگ کا وہ اہم ترین فورم ہے جو خواتین کے تمام سماجی ، معاشرتی ، معاشی مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہے ۔ WOICE مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے۔

1۔ Awareness Projects کے تحت خواتین کی بیداری شعور اور حقوق و فرائض سے آگاہی کے لئے آن لائن اور آن گراؤنڈ ورکشاپس اور سیشنز منعقد کروائے جاتے ہیں ۔ یہ Awareness sessions درج ذیل جہات پر کام کرتے ہیں :

تعلیمی سماجی قانونی

طبی اخلاقی

2۔ WOICE Care کے پراجیکٹ کیتحت ملک عزیز میں بسنے والے پسماندہ طبقے کو خود کفالت کی راہ پر گامزن کرتے ہوئے باثر اور بہترین و وافر وسائل رکھنے والے احباب کو ضرورت مند خواتین کی مدد کے لئے ایک شفاف موثر اور سریع پلیٹ فارم فراہم کیا جاتا ہے۔

3۔ WOICE Food Bank کے زیر اہتمام بیوگان ، یتیموں اور نادار خواتین کو راشن پیکجز تقسیم کئے جاتے ہیں ۔ امسال پاکستان بھر میں WOICE کے تحت COVID-19 وباء کے دوران ہزاروں کی تعداد میں خاندانوں کو سپورٹ کیا گیا۔

4۔ WOICE ہنر گھر: میرا ہنر، میری کامیابی

معاشرے کو باہنر، باصلاحیت اور کامیاب خواتین فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ خواتین میں ہنر اور مختلف فنون سیکھنے کے رجحان کو فروغ دینے کے لئے ملک بھر میں مختلف مقامات پر WOICE ہنر گھروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جس میں مختلف النّوع ہنر سکھانے کیلئے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ویسے تو بہت سارے ادارہ جات بھی ویمن ووکیشنل ٹریننگ پر کام کر رہے ہیں مگر WOICE ہنر گھر کی انفرادیت یہ ہے کہ ان میں بے سہارا اور ضرورت مند خواتین کو مفت فنی تربیت دی جاتی ہے نہ صرف ٹریننگ بلکہ روزگار فراہم کرنے کی کاوش بھی کی جاتی ہے۔ ہنر گھر میں کروائے جانے والے کورسز میں سلائی کورس، کمپیوٹر کورس، پروفیشنل کوکنگ کورس کروائے جاتے ہیں۔

انسان کی تخلیق کے ساتھ حقوق کی فراہمی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو زندگی عطا کی ہے تو اس کی حفاظت کا حق بھی عطا فرمایا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اپنی تمام عوام کو زندگی، مال صحت کی حفاظت اور تعلیم کی فراہمی کا ذمہ دار ہے۔اور حکومتی اداروں کے ذریعے ان حقوق کی یکساں فراہمی کی یقین دہانی کرواتا ہے۔ WOICE ڈیپارٹمنٹ اپنے تمام پراجیکٹس کے ذریعےاور ملک بھر میں اپنی والنٹیئرز کی ٹیمز اور دستیاب وسائل کی مدد سے پاکستانی خواتین کے استحکام کے لئے کوشاں ہے۔ اور پاکستانی خواتین کو معاونت اور تربیت کے ذریعے حقوق کی فراہمی کی کاوش اور فرائض کی ادائیگی کا شعور دینے کے لئےہمہ وقت سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اس قافلے میں جتنے دردمند ہم قدم ہوں کم ہیں ہم نے اپنے عظیم قائد کی تربیت کے مطابق اپنے سفر کا آغاز کر رکھا ہے۔ آپ سب کو بھی دعوت ہے کہ آپ اس سفر میں بطورِ والنٹیئر، ٹرینرز، ڈونر، اور سپانسر ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ کڑی سے کڑی ملے گی ہاتھ سے ہاتھ ملے گا تو ہم سب مل کے کہیں کڑی دھوپ میں چھاؤں، کہیں تیز و تند آندھی میں مضبوط ستون اور کہیں گھپ

اندھیرے میں روشن مشعل کی مانند معاشرے کی نشیب و فراز میں الجھی خواتین کو انتہائی حفاظت، نرمی اور مضبوطی سے معاشرے کا فعال فرد بننے میں اپنا کردار ادا کرنے میں متحد ہونگے۔ (عائشہ مبشر نائب ناظمہ ویمن لیگ)

اس تحریر کی تیاری میں حضور سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف اسلام میں خواتین کے حقوق سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ویمن لیگ کے یومِ تاسیس کے لئے پیغام:

منہاج القرآن ویمن لیگ اس دور جدید میں تنوع، وسعت، ہمہ جہتی کی وہ صبح نور ہے جو ہر دن نئے عزم نئے ارادے اور لازوال جوش کے ساتھ طلوع ہوتی ہے۔

اپنے عظیم قائد حضور سیدی شیخ الاسلام کی ردائے تجدید دیں اوڑھے، احیائے دیں کے لوازم سیلیس، اقامت دیں کیلئے علم حق بلند کرتے ہوئے نعرہ ایثار و وفاء کی گونج میں چہار دانگ عالم کو اپنے خونِ جگر سے سینچ رہی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے اس تینتیسویں یوم تاسیس پر میں اپنے عہد رفاقت کی تجدید کرتے ہوئے اپنی آنے والی نسلوں کو اس مشن کیلئے وقف کرنے کا عزم کرتی ہوں۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ اور نظامت دعوت و تربیت

ویمن لیگ اقامتِ دین کے لئے عوامی شعور اجاگر کر رہی ہے

اہدافِ دعوت میں تعلق باللہ، ربطِ رسالت، رجوع الی القرآن اور فروغِ علم و حکمت کو مرکزیت حاصل ہے

حافظہ سحر عنبرین

فی الحقیقت دعوت و تربیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کسی بھی قوم کی تہذیب و ثقافت عقائد اورفکر ونظریہ معاشرے کی تشکیل میں اہم ترین کردار ادا کرتے ہیں ۔ ایک مخصوص اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ افراد ِ معاشرہ کے عقائد ونظریات اور افکار کو ایسا منظم اور بہترین انداز میں پیش کیا جائے کہ افراد معاشرہ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں۔

دعوت وتبلیغ ایک ایسا نبوی فریضہ ہے کہ جس کی انجام دہی کے لئے اللہ رب العزت نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے جو عظیم مشن کی تکمیل پر گامزن رہے۔

دعوت ایک ایسا نظام ہے کہ خیر و شر کی تمام عمارتیں اسی کے مرہون منت ہیں اگر معروف کی دعوت وتبلیغ کا اسلوب موثر اور کارگر ہو جائے تو اقدارِ تمدن صالحیت سے مغلوب ہو جاتی ہیں۔ دعوت وتبلیغ کی ضرورت انفرادی سطح سے لے کر قومی و بین الاقوامی سطح تک محیط ہے۔اس میں ذاتی اصلاح ہو یا اہل خانہ کی اصلاح خاندان کی اصلاح ہو یا معاشریاوراقوام عالم کی ہر سطح پر دعوت کی ضرورت و اہمیت ہے۔

مقاصدِ دعوت:

تحریک منہاج القرآن کا سب سے پہلا مقصد دعوت وتبلیغِ حق ہے۔ دعوت وتبلیغ کے مقاصد حسبِ ذیل ہیں۔

i- دعوت وتبلیغ کا ایک ایسا مربوط نظام قائم کرنا جس سے دین کو معاشرے میں بطور نظامِ حیات متعارف کروایا جائے تا کہ دینِ مبین سے دوری کا خاتمہ ہو سکے ۔

ii- افرادِ معاشرہ میں اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی کا شعور بھی پیدا کرنا تا کہ اصولِ مواخاۃ و موالات پر مبنی مثالی معاشرہ قائم ہوسکے۔

iii- اقامتِ دین کے لئے عوامی شعور کو بیدار کرنا اور عملی تڑپ پیدا کرنا تا کہ قوم میں دینی غیرت وحمیت اور قومی و ملی جذبہ حریت پیدا کیا جاسکے۔

iv- بطورشہری بہترین معاشرہ کی تشکیل میں کردار ادا کرنے کے لئے تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر متحد ہونے کی ترغیب دینا۔

اہداف دعوت:

مقاصد کے حصول کوممکن بنانے کیلئے حسبِ ذیل چند اہداف کا تعین کیا گیا ہے۔

تعلق باللہ	ربط رسالت
رجوع القرآن	فروغِ علم وحکمت
قیامِ مواخات ومولات	

انہی اہداف کی روشنی میں نظامتِ دعوت و تربیت مصطفوی مشن کے فروغ میں مصروف عمل ہے۔جس کا مختصراً تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

تعلق باللہ کے لئے محافلِ ذکر وفکر اور محافلِ خطابات۔

ربطِ رسالت کیلئے محافلِ میلاد، دروسِ عرفان القرآن اور حلقات درود وفکر کا قیام۔

رجوع الی القرآن کے لیے دروسِ عرفان القرآن اور رمضان پلان،اور فروغ تعلیم وحکمت کیلئے مختلف تعلیمی وفنی کورسز ، الابلاغ و البیان (فنِ خطابت و نقابت) علم المقامات(فنِ قراءت) اورفنِ نعت کورسز اور اسی طرح منہاج کالج برائے خواتین میں طالبات کیلئے نشستیں

یہ تمام ذرائع ہیں جن کے ذریعے درج بالا اہداف کے حصول کیلئے کوشش کی جاتی ہے۔

نوٹ: دعوتی ذرائع کے طور پر اہم ترین ذریعہ اس وقت فہمِ دین پراجیکٹ ہے۔ فہمِ دین پراجیکٹ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطابات سوشل میڈیا (واٹس ایپ) گروپس کے ذریعے عوام الناس تک پہنچایا جاتا ہے۔جس کی تفصیلات و جزئیات منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام عہدیداران و ذمہ داران کو بذریعہ TOT بتا دیا گیا۔فہمِ دین پراجیکٹ پر اس وقت تیز رفتاری اور کامیابی کے ساتھ کام جاری ہے۔

اہداف کے حصول کی حکمتِ عملی:

اہدافِ دعوت کے حصول کے لیے فہمِ دین پراجیکٹ کے علاوہ حسبِ ذیل ذرائع دعوت جاری ہیں۔

حلقات درود وفکر، دروس عرفان القرآن ، مختلف مہمات مثلاً میلاد مہم ، محرم الحرام میں کانفرنسز، سیدہ کائناتؑ کانفرنسز، سیدہ زینبؓ کانفرنسز ،صالحاتِ امت کانفرنسز، رمضان پلان ،مختلف شارٹ کورسز ودیگر لٹریچر

حلقہ درود وفکر:

حلقہ درودوفکر جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ کے ساتھ تعلق کا ذریعہ ہے وہیں خواتینِ معاشرہ کیلئے دعوت کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح یہ حلقہ درود وفکر ایک تربیت گاہ بھی ہے۔ حلقہ درود وفکر میں درود وسلام کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام کے خطابات کی بدولت فکرِ احوال کا سامان بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

مقاصدِ حلقہ درود وفکر:

1۔ پیغام حق کی مؤثر دعوت پہنچانے کیلئے ایک پلیٹ فارم تاکہ خواتین معاشرہ تک پیغام تسلسل کے ساتھ پہنچایا جائے اور اصلاح احوال کا فریضہ سرانجام دیا جاسکے۔

2۔ درود پاک کے ورد اور شیخ الاسلام کے خطابات کے ذریعے تعلیمات اسلام کوفروغ دینا تاکہ خواتین کا اسلام اور ذات مصطفی ﷺ کے ساتھ تعلق مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جاسکے۔

3۔ مختلف شارٹ کورسز کے ذریعے عقائد اور دیگر فقہی مسائل سے متعلق ابہام دور کر کے انہیں صحیح تعلیم دی جاسکے۔

4۔ شیخ الاسلام کے نظریہ تربیت اور اصلاح احوال کی ترویج واشاعت کی جاسکے۔

5۔ تحریک کی رفاقت کیلئے خواتین کو تیار کرنا تاکہ وہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر متحد ہوسکیں۔

6۔ تنظیمی نیٹ ورک کے لئے راہ ہموار کی جاسکے۔

دروسِ عرفان القرآن

دروسِ عرفان القرآن دعوت کا مؤثر ذریعہ ہیں۔جس علاقہ میں تنظیم موجود نہ ہویا جہاں دعوت کے دیگر ذرائع کارگر ثابت نہ ہوں تو وہاں دروسِ قرآن کے ذریعے ورکنگ کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔

دروس قرآن کے درج ذیل مقاصد ہیں۔

1۔ افراد معاشرہ کا قرآن سے ذہنی وقلبی تعلق استوار کرنا۔

2۔ تحریک اور قائدِ تحریک کی فکری ونظریاتی تعلیمات کو اجاگر کرنا۔

3۔ دروسِ عرفان القرآن اور حلقاتِ درود وفکر کے ذریعے تنظیمی نیٹ ورک کی راہ ہموار کرنا۔

4۔ حلقہ درودوفکر نیٹ ورک کی بنیاد رکھنا۔

5۔ افرادی قوت میں اضافہ۔

دورانیہ:دروس قرآن کا دورانیہ شب بیداری کے ذریعے ماہانہ بنیادوں پر پورے سال پر مشتمل ہے۔

دروس عرفان القرآن/ حلقاتِ فہم و رغبتِ قرآن:

خواتین میں قرآن فہمی کا شعور پیدا کرنے اور دین کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کروانے کیلئے حلقہ ہائے عرفان القرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

دروس عرفان القرآن کے مقاصد:

قرآن و سنت پر مبنی اسلامی افکار کا فروغ۔

قرآن کی تعلیمات کو عام فہم انداز میں خواتین تک پہنچانا۔

خواتین کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے روشناس کروانا اور ان پر عمل پیرا ہونا۔

ان مقاصد کے تحت قائد تحریک کی سرپرستی میں معلمات کی تیاری کیلئے خصوصی تربیتی کیمپس کا اہتمام کیا جاتا ہے اور بعد ازاں ان معلمات کو حلقہ ہائے عرفان القرآن کھولنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس وقت ملک بھر کے طول وعرض میں بیسیوں مقامات پر حلقہ جات ہو رہے ہیں، جن میں سینکڑوں طالبات زیرِ تعلیم ہیں اور قرآن وسنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فکری، نظریاتی، روحانی اور اخلاقی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

کوچہ کوچہ، گلی گلی، عشق و محبت رسول ﷺ اور ربط رسالت کا پیغام پہنچانے کیلئے میلاد کی محافل ماہ ربیع الاول میں بالخصوص اور پورا سال بالعموم جاری رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں ملک بھر میں میلاد مہم چلائی جاتی ہے۔

میلاد مہم کے علاوہ دیگر تمام ایکٹویٹیز۔ محرم الحرام، ربیع الاول، ربیع الثانی (محفلِ غوث الثقلین)، رجب و شعبان، شبِ توبہ، رمضان، اعتکاف، الخلوۃ والتربیۃ، رمضان ڈائری کے ذریعہ تربیت نفس اور دلائل البرکات کا سماع وغیرہ، علاوہ ازیں مختلف دینی اور قومی تہواروں پر بھی تنظیمی سطح پر پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے جو کہ مشن کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تربیت:

عقائد و نظریات کی حقیقی معنوں میں ترویج و اشاعت، نشوونما اور فروغ کے لئے عملی و نظریاتی بنیادوں پر افراد سازی کی ضرورت ہوتی ہے اور افراد سازی کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے تربیت۔ دعوت قبول کر لینے کے بعد سب سے اہم مرحلہ ان لوگوں کی تربیت ہے۔ تربیت کے بغیر نہ صرف دعوت وتبلیغ ناقص ہے بلکہ مضر اور نقصان دہ بھی ہوسکتی ہے۔ مردہ زمین ہو یا ویران دل، بنجر دریا ہوں یا بے حال روح، بے جان جسم ہو یا راہ سے بھٹکی ہوئی قوم ان سب کو زندہ کرنے کا الوہی نظام تربیت ہے۔

اسی طرح کسی بھی تحریک، تنظیم اور ادارے کا دعوتی وتربیتی نظام جتنا زیادہ مضبوط اور معیاری ہوگا اتنا ہی معاشرے کے اندر اس کا اثر و رسوخ ہوگا۔تحریک منہاج القرآن عصر حاضر کی ہمہ جہت اور ہمہ گیر تجدیدی تحریک ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کا شعبہ دعوت وتربیت:

تحریک منہاج القرآن اور قائدِ تحریک نےخواتین کو معاشرے کا لازمی جزو قرار دیتے ہوئے 5 جنوری 1998ء میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے نام سے ایک فورم قائم کیا۔ اس فورم کے جہاں دیگر شعبہ جات اور نظامتیں ہیں وہی ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھنے والی نظامت نظامتِ دعوت و تربیت بھی ہے۔

نظامتِ دعوت و تربیت کے مقاصد اور لائحہ عمل/سرگرمیاں حسبِ ذیل ہیں۔

تربیتی سرگرمیاں:

تربیتی سرگرمیاں مختلف نوعیت پر مشتمل ہوتی ہیں، جیسے شب بیداریاں اور مختلف شارٹ کورسز، قائد تحریک اپنے کارکنان کی تربیت کا منہاج طے کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اگر مصطفوی کارکن بننا چاہتے ہو تو دن میں مخلوق کی خدمت کے لئے مجاہد بن جاؤ اور رات کو اللہ کے حضور تہجد گزار بن جاؤ، تب ہی اس عظیم فریضہ کی ادائیگی ممکن ہوگی۔

تربیتی نظام کو وسعت دینے کیلئے درج ذیل پروگرامز ترتیب دیئے گئے ہیں۔

1۔ انفرادی اصلاحِ احوال کا لائحہ عمل: انفرادی اصلاحِ احوال کے لیے درج ذیل دو امور لازمی ہیں۔

منہاج العمل کی مرحلہ وار ترغیب:

تحریک منہاج القرآن دور حاضر میں اصلاحِ احوالِ امت کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے اپنے کارکنان کے کردار کو اسوہ محمدیﷺ کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے منہاج العمل عطا فرمایا ہے۔ اس منہاج العمل پر عمل ہمارے لیے نہایت اہم اور ضروری ہے۔

منہاج العمل کی تفصیلات: منہاج العمل کو تین حصوں عبادات، معاملات اور تحریکی ضروریات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ عبادات:

جہاں تک ممکن ہو ہمہ وقت باوضو رہیں اور نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔

دن میں 100 مرتبہ درود شریف (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّم) 100 مرتبہ استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ) اور 100 مرتبہ (لا الہ الا اللہ) کا ذکر کریں اور آخر میں (محمد رسول اللہﷺ) سے مکمل کریں۔

ہر مہینے کے پہلے پیر کو روزہ رکھیں اور بعد میں نماز مغرب دو نفل آقا و مولیﷺ کی طرف سے ادا کریں۔

ماہانہ شب بیداری اور درس عرفان القرآن میں لازماً شرکت کریں۔

نماز مع ترجمہ اور آخری دس سورتیں حفظ کریں۔

نماز تہجد کی کوشش کریں۔

عرفان القرآن سے روزانہ ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ تلاوت کریں اور منہاج السوی سے روزانہ ایک حدیث پاک کا مطالعہ کریں۔

سال بھر میں دس دن کے لئے گوشہ درود میں بطور گوشہ نشین اور مرکز پر سالانہ مسنون اجتماعی اعتکاف میں اعتکاف بیٹھیں۔

2۔ معاملات:

امانت وعدے کی پابندی اور سچ بولنا آپ کا شعار ہو۔

احترام انسانیت اور ہر ایک سے تواضع وانکساری سے پیش آنا آپ کا وطیرہ ہو۔

اعزاء واقارب اور ہمسایوں سے حسن سلوک کریں۔

رشتہ دار اہل محلّہ اور تحریکی وابستگان کی تعزیت عیادت خوشی غمی دریافت احوال اور ملاقات کے لئے ایک شام ضرور مختص کریں۔

مہینے میں کم ازکم ایک مرتبہ کسی یتیم یا مسکین کو اپنے ساتھ گھر میں کھانا کھلائیں۔

غمی وخوشی کے مواقع پر غیر شرعی رسومات اور دیگر فضول خرچی سے پرہیز کریں۔

رہن سہن میں سادگی اپنائیں۔

اہل وعیال کی دینی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔

مسجد کی خدمت کو اپنا معمول بنائیں۔

3۔ تحریکی ضروریات:

ماہانہ زرتعاون باقاعدگی سے ادا کریں۔

حسب استطاعت ایثار وقربانی کا بھرپور مظاہرہ کریں اور ماہانہ آمدنی کا کم ازکم ایک فیصد تحریک منہاج القرآن پر خرچ کریں۔

دعوت بذریعہ کیسٹ کے منصوبہ میں عملی شرکت کریں اور ہر ماہ ایک نیا رفیق بنائیں۔

ہر ماہ مجلّہ منہاج القرآن / العلماء / دختران اسلام کا بغور مطالعہ کریں۔

جملہ عہدیداران کے لئے منہاج العمل:

مذکورہ بالا منہاج العمل پر عمل کے ساتھ ساتھ عہدیداران پر درج ذیل امور کی پابندی بھی لازم ہے۔

ایام بیض (چاند کی 14,13 اور 15) کے روزے رکھیں۔

نماز باجماعت کا پابندی سے اہتمام کریں۔

نماز تہجد پابندی سے ادا کریں جبکہ نماز اشراق اور اوابین ادا کرنے کی کوشش کریں۔

آخری دس سورتیں مع ترجمہ اور مسنون قرآنی دعائیں بھی یاد کریں۔

ہر پندرہ دنوں کے بعد ایک یتیم یا مسکین کو اپنے ساتھ گھر میں کھانا کھلائیں۔

تنظیمی عہدے کے لحاظ سے ماہانہ تنظیمی اجلاس میں باقاعدگی سے شرکت کریں تنظیمی نظم اور ڈسپلن کا مظاہرہ کریں۔

بالائی سطح سے جاری ہونے والے تحریکی و تنظیمی احکامات پر عملدرآمد کریں اور کروائیں۔

سالانہ ایک عشرہ گوشہ درود میں شرکت:

انفرادی اصلاحِ احوال کے لیے منہاج العمل کے ساتھ ساتھ دوسرا اہم ترین کام سال میں ایک عشرہ گوشہ درود میں معتکف ہونا ضروری ہے۔درودوسلام کی باقاعدہ کثرت کے فضائل و برکات سے ہر شخص واقف ہے۔ ہر رفیق سال میں ایک دفعہ گوشہ درود میں شریک ہو کر اپنی انفرادی اصلاح کا سامان کرے۔

2۔ اجتماعی طور پر اصلاحِ احوال کا لائحہ عمل: اجتماعی اصلاحِ احوال کے لیے درج ذیل دو امور لازمی ہیں۔

صوبائی حلقہ کی سطح پر ماہانہ شب بیداری و مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کا انعقاد

کارکنان کی اجتماعی طور پر تربیت کے لئے تحصیل یا صوبائی حلقہ اور یونین کونسل کی سطح پر ماہانہ شب بیداری و مجلسِ ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کا انعقاد لازمی ہے۔منہاج العمل ایپ و کتاب اور ویڈیوز خطابات کی صورت میں محافل کے لیے تمام ضروری لٹریچر نظامت تربیت نے تیار کیا ہوا ہے۔

نوٹ :دنیا بھر میں شب بیداری و مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں قائدمحترم کے اعتکاف کے خطابات کو سنوایا جائے گا۔

سالانہ مسنون اجتماعی اعتکاف (شہرِ اعتکاف) میں شرکت:

تحریک منہاج القرآن نے اپنے قیام سے ہی کارکنان اور وابستگان کی اجتماعی تربیت کے لیے ہمہ جہتی پروگرامز ترتیب دیئے۔ان پروگراموں میں سے ایک جامع اور نہایت مفید پروگرام سالانہ شہرِ اعتکاف ہے۔محافل، تربیتی حلقہ جات،انفرادی و اجتماعی احوال کی بہتری کا جامع ماحول اور بالخصوص شیخ الاسلام مدظلہ کے خطابات میسر آتے ہیں۔منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ خواتین بالخصوص اس سالانہ شہرِ اعتکاف میں ضرور شرکت کریں۔

شب بیداری و ختم الصلوۃ علی النبی ﷺ:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہدایات جاری فرمائی ہیں کہ منہاج القرآن اور اس کے جملہ فورمز فیلڈ میں ہرسطح پر شب بیداری کا اہتمام کریں ۔ شب بیداری کے عنوان سے ایسی محافل کا انعقاد کیا جائے جس میں افراد معاشرہ اور بالخصوص نوجوان نسل کی تربیت کا سامان مہیا کیا جاسکے۔شب بیداری وختم الصلوۃ علی النبی ﷺ ہر انگریزی مہینے کا دوسرا ہفتہ یا جو مقامی تنظیم مناسب سمجھے ، وہ دن اور تاریخ متعین کر لے۔شب بیداری کے پروگرامز ضلعی ،تحصیلی اور یونین کونسلز کی سطح پر منعقد کروائے جاتے ہیں۔

پی۔پی/تحصیل کی سطح پر منعقد ہونے والے شب بیداری کے پروگرام اور تحریک منہاج القرآن کے تمام فورم کی طرح منہاج القرآن کے تمام فورمز کے پروگرام مشترکہ ہوتے ہیں جس میں باقی فورمز کی طرح منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام رفقاء و ذمہ داران بہنوں کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔

شب بیداری وختم الصلوۃ علی النبی ﷺ کے اہداف میں تنظیمی استحکام، نئے افراد کی تحریک میں شمولیت ، رفاقت سازی، حلقاتِ درود وفکر کا قیام

تربیتی سرگرمیاں کے حوالے سے شب بیداری

کے بعد دوسری چیز مختلف کورسز کا انعقاد ہے۔ جن میں آئیں دین سیکھیں کورس، عرفان القرآن کورس، حدیث رتصوف کورسز، اسلامک لرننگ کورسز، Communication Skill Development کورسز

اخلاقی و روحانی تربیت:

دعوت وتبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق کا مل جانا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یادِ محبوب میں بہتی ہوئی آنکھیں من کی وادیوں کو اخلاص کی دولت عطا کرتے ہیں کہ داعی کی زبان میں اس کے محبوب کا تکلم جھلکتا ہے۔ اس کے پیش نظر منہاج القرآن ویمن لیگ نظامتِ تربیت نے اپنی کارکنان کی تربیت کے لئے ایک نصاب تیار کیا ہے جو ایک ایسے سفر کا آغاز ہے جو انسان مرتضٰی کی تیاری پر منتج ہوگا۔

تربیتی پلان پرعمل درآمد کا طریقہ کار اور اس کے مثبت اثرات :اس پلان کے ابتدائی 4 مراحل ہیں۔ ہر مرحلہ کا کورس 02 ماہ کے وقفہ سے کروایا جاتا ہے۔

پہلی نشست تحصیلی ذمہ داران کے لئے تیار ہوتی ۔اس کے بعد جیسے جیسے یونین کونسل کی تنظیمات مکمل ہوتی جاتی ہیں ان کے لئے نشستوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس پلان پر عمل درآمد سے انفرادی معمولات میں بہتری آتی ہے، فکری و نظریاتی پختگی ملتی ہے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی مہارت حاصل ہوتی ہے۔ضلعی و تحصیلی اور یونین کونسل کی تنظیم نو کی ہر خاتون ایک بہتر داعی بن سکے گی۔ اس پلان کی شرکاء تحصیل کی ذمہ داران ، یونین کونسل اور یونٹ کی ذمہ داران ہوتی ہیں۔

تربیتی پلان کا خاکہ:

تربیتی پلان برائے حلقہ درود وفکر آرگنائزر

حلقہ درود وفکر کی آرگنائزر تحریک کی فکر کے فروغ میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ جس کے ذریعے ہی اس محلّہ کے افراد کوتحریک اور قائد تحریک کی فکر سے آشنائی ملتی ہے۔ اگر حلقہ درود کی آرگنائزر تربیت یافتہ نہ ہو تو حلقہ درود وفکر سالہا سال جاری رہنے سے تحریکی اور تنظیمی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ لہذا حلقہ درود وفکر آرگنائزر کی تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

خطابات برائے اخلاقی روحانی تربیت: تربیت کے مراحل میں درج ذیل خطابات کا سننا بہرصورت لازم ہے۔

حسنِ اخلاق، تزکیہ نفس، تقوی و طہارت، حسنِ نیت، فساد قلب کا علاج ان تمام کتب جن کا مطالعہ بہرصورت ضروری ہے۔

1۔ عرفان القرآن مع ترجمہ (سال میں کم از کم ایک بار)، اعتکاف سے اعتکاف تک 2(۔ المنہاج السوی ایک سال میں)2 باب 3۔(سیرت الرسولﷺ مکمل سیریز) 4۔ عشق رسولﷺ وقت کی اہم ضرورت 5۔ میلاد النبیﷺ 6۔ ایصال ثواب کی شرعی حثییت 7۔ تذکرے اور صحبتیں 8۔ کتاب التوسل 9۔علم الغیب 10۔ کتاب الشفاعۃ

فکری ونظریاتی تربیت : فکری ونظریاتی تربیت کے لیے درج ذیل کتب ہر کارکن کے لئے پڑھنا لازم ہیں:

خدمت دین کی توفیق، ایمان، یقین اور استقامت، اسلامی فلسفہ زندگی، مقصد بعثت انبیاء، فتوی دہشت گردی اور فتنہ خوارج، حصول مقصد کی جد و جہد اور نتیجہ خیزی ، قرآنی فلسفہ انقلاب اسی کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تحریکیات کے موضوع پر ہونے والے خطابات کو ہر روز تیس منٹ سننا۔

تنظیمی و انتظامی تربیت:

مقاصد کے حصول کے لئے افرادی قوت میں غیر معمولی اضافے کی اہمیت کو کارکنان کے دل و دماغ میں راسخ کرنا اور اس کی حکمتِ عملی مرکزی ورکنگ پلان کی روشنی میں ترتیب دینے کیلئے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تربیتی ذرائع کا تعارف، ان کی بریفنگ اور ان کے نفاذ کی حکمت عملی بتائی جاتی ہے۔تربیتی نظام کے نفاذ کی حکمت عملی سے کارکنان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ ورکشاپ کی دو سطحیں مرکز اور فیلڈ ہوتی ہیں۔ ☆☆☆☆☆

خواتین نے تحریک پاکستان میں مثالی کردار ادا کیا

ویمن لیگ اسلاف کے نقش قدم پر تعمیر پاکستان کے لئے کوشاں ہے

محترمہ فاطمہ جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان تحریک پاکستان کا معتبر نام ہیں

خواتین کی فعال شمولیت کے بغیر ترقی و خوشحالی کا کوئی ہدف حاصل نہیں ہو گا

تحریم رفعت

بلا شبہ وطن عزیز پاکستان قدرت خداوند کی قیمتی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ برصغیر کے لوگوں نے الگ آزاد ملک پاکستان کے حصول کیلئے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں طویل عرصہ جدوجہد کی۔ ان لوگوں میں خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ اس جدوجہد میں شریک رہیں اور جانی و مالی ہر قربانی سے دریغ نہ کیا۔ تحریک آزادی کی بات کی جائے تو خواتین میں سرفہرست دختر قائد محترمہ فاطمہ جناح، بیگم لیاقت علی رعنا، بیگم محمد علی جوہر، بیگم سلمی تصدق حسین، بیگم وقارالنساء ,بیگم حسرت موہانی اور دیگر نظر آتی ہیں۔ تحریک آزادی میں مثالی کردار ادا کرنے اور خواتین کی سرخیل کی حیثیت سے محترمہ فاطمہ جناح کو مادر ملت کے خطاب سے بھی نوازا گیا۔ اپنے بھائی اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی طرح مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح بھی سیاسی بصیرت، قیادت، جرات مندی اور ایثار و قربانی کے جذبوں سے مالامال تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک پاکستان کے لیے ان کی بے لوث محنت اور انتھک جدوجہد آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال بن گئی۔ محترمہ فاطمہ علی جناح پیشے کے اعتبار سے دندان ساز (Dentist) تھیں لیکن قائداعظم محمد علی جناح کی اہلیہ کی وفات کے بعد ان کی خدمت کی خاطر اپنی پریکٹس چھوڑ کر ان کی قریبی ساتھی اور مشیر بن گئیں۔ قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد برصغیر کے طول و عرض کے سیاسی دورے ہوں، خواتین میں علیحدہ مسلم ریاست سے متعلق شعور بیدار کرنے کا معاملہ ہو، مسلمانوں کو منظّم اور متحرک کرنا ہو یا پھر تحریکِ پاکستان کے لیے مالی اعانت کے مسائل کا حل، محترمہ فاطمہ علی جناح قائداعظم کے شانہ بشانہ رہیں۔ نہ صرف قائد اعظم کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی محترمہ فاطمہ جناح کی ملکی معاملات پر مضبوط گرفت پاکستان کے لیے ایک سنہرا اور روشن باب ثابت ہوئی۔

بیگم رعنا لیاقت علی خان کی خدمات کا ذکر کیے بغیر تحریکِ پاکستان کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے قرار دادِ پاکستان کے مسودے کی تیاری کے دوران اہم کردار ادا کرتے ہوئے چند کلیدی نکات بتائے۔ معاشیات (Economics) میں ماسٹرز ہونے کے باعث آپ نے تحریکِ پاکستان جناح کمیٹی میں بطور اقتصادی مشیر خدمات سر انجام دیں۔ بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں، اس طرح وہ پاکستان کی پہلی خاتون اوّل تھیں۔ اس کے علاوہ انھیں تحریکِ پاکستان کی کارکن اور سندھ کی پہلی خاتون گورنر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ نے مملکتِ خداداد میں عورتوں کو بااختیار بنانے سے متعلق پروگرام کا آغاز کیا۔ 1950ء میں آپ ہالینڈ میں پاکستان کی پہلی سفیر مقرر کی گئیں جبکہ 1960ء میں اٹلی اور بعدازاں تیونس میں بھی بطور پاکستانی سفیر خدمات سرانجام دیں۔ 1952ء میں آپ کو اقوام متحدہ میں پاکستان کی پہلی خاتون نمائندہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جبکہ

1973ء سے 1976ء کے دوران پاکستان کی پہلی خاتون گورنر (سندھ) کے طور پر فرائض نبھائے۔ پاکستان ویمن نیشنل گارڈ، ویمن نیول ریزرو، گھریلوں صنعتوں، تعلیمی اداروں بالخصوص ہوم اکنامکس کی تعلیم کے اداروں کے علاوہ پاکستان میں پہلی غیر سرکاری تنظیم اپوا (APWA) قائم کرنے کا سہرا بھی بیگم رعنا لیاقت علی خان کے سر ہے۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز کا شمار بھی تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ مسلمانوں کی نمائند ہ جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کا نام تجویز کرنے والے عظیم سیاسی رہنما سر میاں محمد شفیع کی صاحبزادی تھیں۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز کو آل انڈیا مسلم لیگ کی پہلی خاتون رکن ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی خاتون سیاسی رکن ہونے کے باعث انہوں نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ اس کے علاوہ لیگ آف نیشنز کے اجلاس سمیت آپ نے مزدوروں کی بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ 1930ء میں برطانیہ سے جن اہم سیاسی رہنماوں کو گول میز کانفرس میں مدعو کیا گیا تھا، ان میں بیگم جہاں آرا کے علاوہ اہل خانہ سے ان کے والد اور بیٹی ممتاز شاہنواز نے بھی شرکت کی۔ قیام پاکستان سے قبل بیگم جہاں آرا کو دو مرتبہ پنجاب اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا جبکہ قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز کی بیٹی ممتاز شاہنواز نے بھی مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کی جدوجہد کی۔ وہ 16 اپریل 1948ء کو آئرلینڈ میں گرنے والے امریکی طیارے میں سوار تھیں اور یوں 29 مسافروں کے ساتھ راہِ عدم کی مسافر بن گئیں۔

تحریک پاکستان میں ایک اہم کردار بیگم زری سرفراز کا بھی ہے جن کا اصل نام زرنگار تھا۔ بیگم زری سرفراز نہ صرف تحریک پاکستان کی ایک سرگرم کارکن تھی بلکہ پاکستان کے قیام کے بعد بھی بطور سیاستدان آپ نے اپنی تمام تر زندگی خواتین کی بہتری کو فروغ دینے کے لیے وقف کر دی۔ آپ کا

دہلی میں خواتین کے اجلاس سے قائداعظم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ سب متحد ہیں اور دراصل آپ کا اتحاد ہی بہت بڑی چیز ہے۔ آپ کا یہ اتحاد اور تنظیم ہی ہمیں باہم کامیابی تک پہنچا سکتا ہے۔ آپ نے بہت زیادہ کام کئے مگر میری ہدایت ہے کہ آپ اور زیادہ متحد ہو جائیں اور اس سے بھی زیادہ جوش و خروش سے کام کریں

تعلق خیبر پختونخواہ کے علاقے مردان کے ایک معزز اور امیر گھرانے سے تھا۔ والد خان بہادر سرفراز علی خان، قائداعظم محمد علی جناح سے دلی لگاو رکھتے تھے جبکہ والدہ کوکب علی خان مسلم لیگ کی جنرل سیکرٹری تھیں۔ مردان میں مسلم لیگ خواتین کی داغ بیل ڈالی جبکہ صرف ایک سال بعد یعنی 1945 میں برصغیر کی مسلم لیگی خواتین کی کانفرنس منعقد کروانے کا سہرا بھی آپ کو ہی جاتا ہے۔ 1945ء میں انہیں مردان مسلم لیگ کی جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ آپ کی دن رات کی گئی محنت کے باعث مسلم لیگ نے ضمنی انتخاب میں اہم نشست پر کامیابی بھی حاصل کی، 1947ء میں سول نافرمانی اور وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے پشاور کے دورے کے موقع پر بھی مظاہروں کی قیادت کر کے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

تحریک آزادی پاکستان کی عظیم جدوجہد میں برصغیر کی خواتین نے جلسے جلسوں اور ریلیوں میں بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ قریہ قریہ کوچہ کوچہ تحریک آزادی پاکستان کی تڑپ اور مقصد کو اجاگر کرنے میں خواتین نے بھرپور کردار ادا کیا۔ خواتین کی گھر گھر رابطہ مہم کی بدولت عام آدمی بھی قیام پاکستان کی ضرورت و اہمیت کو اچھی طرح جان چکا تھا۔ قیام پاکستان کیلئے خواتین نے تحریک آزادی میں جان ڈالی اور اپنی

بہادری اور جوش و جذبے سے جو داستان رقم کی ہیں وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

تحریک آزادی پاکستان میں خواتین کا کردار اس وقت ابھر کر سامنے آیا جب 1938ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کمیٹی کا اعلان کیا۔ آپ نے ہندوستان کے ہر صوبے سے تجربہ کار اور جرأت مند خواتین پر مشتمل نمائندگان کو نامزد کیا۔ جس کے بعد کم و بیش ہر عمر کی خواتین نے باقاعدہ مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کرنا شروع کر دی۔ خواتین کو منظّم و مربوط کرنے کیلئے ہندوستان کے ہر ضلع میں خواتین کے فورمز اور کمیٹیاں بننا شروع ہوگئیں۔ بعدازاں ضلعی سطح پر منظّم تنظیم سازی مکمل کرنے کے بعد حلقہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔

قیام پاکستان سے قبل ہندوستان میں مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیمی اداروں کی تعداد نہایت کم تھی۔ لہٰذا ضرورت کے مطابق اپنی مدد آپ کے تحت مختلف علاقوں میں تعلیمی مراکز کا قیام بھی عمل میں لایا گیا اور تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ طلبہ و طالبات میں تحریک آزادی پاکستان کی جدوجہد کو بھی پروان چڑھنے کا موقع میسر آیا۔ تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل خواتین مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی کارکردگی کے جوہر دکھانے لگیں۔ بعض خواتین نے ناخواندہ کی تعلیم و تربیت کیلئے تعلیم بالغان کی غرض سے مختلف تعلیمی ادارے بھی قائم کیے۔ جذبہ آزادی سے سرشار خواتین نے بلا معاوضہ و نام ونمود خلوص نیت اور جانفشانی سے قیام پاکستان کیلئے جدوجہد جاری رکھی۔

قائداعظم محمد علی جناح مختلف مواقع پر خواتین کی حوصلہ افزائی بھی کرتے اور ان کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتے جس سے خواتین کا جذبہ اور جوش وخروش مزید بڑھ جاتا۔ 1946ء میں دہلی میں خواتین کے اجلاس سے قائداعظم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ سب متحد ہیں اور دراصل آپ کا اتحاد ہی بہت بڑی چیز ہے۔ آپ کا یہ اتحاد اور تنظیم ہی ہمیں باہم کامیابی تک پہنچا سکتا ہے۔ آپ نے بہت زیادہ کام کئے مگر میری ہدایت ہے کہ آپ اور زیادہ متحد ہوجائیں اور اس سے بھی زیادہ جوش وخروش سے کام کریں۔

تحریک آزادی پاکستان کے دوران خواتین پر حکومتی گماشتوں کی جانب سے لاٹھی چارج بھی کیا گیا اور جیلوں میں بھی بند کیا گیا۔ 1947ء میں جب مسلم لیگ نے لاہور میں حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چلائی تو مختلف مظاہروں میں خواتین کو بھی گرفتار کیا گیا۔ خواتین کی انتھک محنت اور قربانیوں کی طویل داستان کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ سیاست کے میدان میں ان خواتین نے سخت پابندیوں اور اعصاب شکن ماحول میں اپنی مثالی خدمات کے عظیم جوہر دکھائے۔

قیام پاکستان میں خواتین کی بے مثال جدوجہد کے بعد عصر حاضر میں اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قائم کردہ خواتین کی نمائندہ تنظیم منہاج القرآن ویمن لیگ کی کارکردگی اور خدمات کا جائزہ لیں تو یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ منہاج القرآن ویمن لیگ دور حاضر میں تمام تر مشکلات اور چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے پاکستان کی بقاء و سلامتی، دین متین کے فروغ و اشاعت، خواتین کی اخلاقی و روحانی، فکری و نظریاتی تربیت اور خواتین کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں باصلاحیت و ہنرمند بنانے کیلئے فقیدالمثال کارہائے نمایاں سرانجام دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں تحفظ حقوق نسواں اور امن عالم کی یہ تحریک زندہ و جاوید اور قابل فخر، ترقی یافتہ مسلم امہ کی تیاری میں مسلسل مصروف عمل ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نے جہاں تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنا کردار ادا کیا ہے وہیں وطن عزیز پاکستان سے ظلم و جبر، ناانصافی و لاقانونیت کے خلاف سماجی برائیوں کے خلاف بھی عملی جدوجہد کی ہے۔ ظالم و جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا وہاں حکومتی جبر و استبدال کے سامنے اپنی جانوں کا نذرانہ دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نہ پاکستان بلکہ براعظم ایشیاء کی منظّم و مربوط جماعت ہے جو خواتین کی فلاح و بہبود

اور پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثالی کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ تنظیم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ویژن کے مطابق خواتین کی تعلیمی، معاشی، معاشرتی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں رہنمائی اور امپاورمنٹ کیلئے سرگرم عمل ہے۔ اپنے قیام کے آغاز سے ہی خواتین میں سیاسی شعور کی بیداری اور وطن عزیز پاکستان سے محبت کے جذبہ کو ابھارنے کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے دکھی، بے سہارا اور معاشرے کی کم آمدن والے خاندانوں کو مالی معاونت کیلئے قائم کردہ ویلفیئر سیل کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک بھی دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود میں پیش پیش نظر آتی ہیں۔ اگر صرف وطن عزیز پاکستان کی بات کی جائے تو منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے ویلفیئر پلیٹ فارم سے پاکستان کے کم و بیش ہر ضلع میں نمایاں سرگرمیاں نظر آتی ہیں۔ ویلفیئر کے اس شعبہ کے تحت غریب گھرانوں کی بچیوں کی شادی میں جہیز دینا، بچیوں کو ہنرمند بنانے کیلئے سلائی سینٹرز میں فنی وتکنیکی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنا، گھروں میں راشن تقسیم کرنا اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی جیسے امور سرفہرست ہیں۔

خواتین کو ہنرمند اور باصلاحیت بنانے کیلئے ہنرگھر کا قیام بھی منہاج القرآن ویمن لیگ کا ہی ایک شعبہ ہے۔ یہ شعبہ خواتین کو معاشرے کا قابل فخر اور باصلاحیت فرد بنانے کیلئے مختلف فنی وتکنیکی کورسز کرواتا ہے جس کی بدولت معاشرے کو باصلاحیت اور ہنرمند خواتین مل رہی ہیں اور اس ہنرگھر کی بدولت خواتین باعزت روزگار کما رہی ہیں۔ علم وتحقیق کے میدان میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی ریسرچ اسکالرز فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ سمیت پاکستان کے نامور اداروں میں اپنے ہنر اور علم وفن کا لوہا منوا رہی ہیں۔

اگر دنیا بھر میں خواتین کے حقوق اور تقدس و احترام کی بات کی جائے تو جو تقدس اور عزت و وقار اسلام نے عطا کیا ہے وہ دنیا کے دیگر کسی مذہب میں اتنے وسیع انداز میں موجود نہیں اور اہل مغرب تو اس کا تصور پیش کرنے سے بھی

> **منہاج القرآن ویمن لیگ دور حاضر میں تمام تر مشکلات اور چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے پاکستان کی بقاء وسلامتی، دین متین کے فروغ و اشاعت، خواتین کی اخلاقی و روحانی، فکری و نظریاتی تربیت اور خواتین کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں باصلاحیت و ہنرمند بنانے کیلئے فقیدالمثال کارہائے نمایاں سرانجام دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں تحفظ حقوق نسواں اور امن عالم کی یہ تحریک زندہ و جاوید اور قابل فخر، ترقی یافتہ مسلم امہ کی تیاری میں مسلسل مصروف عمل ہے**

عاری ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے دیار غیر میں مسلم عورت کی دینی خطوط پر تربیت کا فریضہ بھی بحسن وخوبی نبھایا تاکہ وہ اپنی سیرت و کردار کی عظمت کو مغرب کے معاشرے میں بھی برقرار رکھ سکے اور اس کا کردار مغربی معاشرے کی عورت کے لئے مشعل راہ ہو۔ اس سلسلے میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے پورے یورپ میں گھر گھر جا کر مشن کا پیغام پہنچایا۔ بیرون ممالک قائم شدہ منہاج القرآن کے اسلامک سینٹرز میں خواتین کی تعلیم و تربیت کیلئے باقاعدہ ہفتہ وار تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور گھروں میں اجتماعی طور پر خواتین کیلئے حلقہ درود کا قیام بھی کیا جاتا ہے۔ الغرض منہاج القرآن ویمن لیگ بیرون ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص خواتین کے حقوق کی علمبردار اور نمائندہ تنظیم کی حیثیت سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی نادرالمثال خدمات کا سفر جاری رکھے ہوئے اور ملک و ملت کی تعمیر و ترقی کے زینوں پر عازم سفر رہے ان شاء اللہ یہ سفر تاقیامت جاری رہے گا اور ترقی کی منازل طے کرتا رہے گا۔

☆☆☆☆☆

عصری تحریکوں میں خواتین کا کردار

خواتین بحیثیت انسان مردوں کے برابر ہیں

اسلام کی ترویج و اشاعت میں خواتین نے نمایاں کردار ادا کیا

منہاج القرآن ویمن لیگ نے مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر منظم کیا

رابعہ فاطمہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓـاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً. (النساء، ٤:١)

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔“

تخلیق آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر زمانے میں خواتین کا کردار ہر معاشرے اور خاندان کے لیے نہایت اہم رہا ہے۔ اولاد کی نگہداشت و تربیت کا ذمہ بھی عورت نے کرنا ہے گھر کو سنبھالنا اور دیگر اہل خانہ کی ضروریات کا خیال کرنا بھی عورت کی ذمہ داریوں میں شامل ہوتا ہے۔

تاریخ دان لکھتے ہیں کھانا بنانے میں جتنے ذائقہ دار مصالحہ جات استعمال ہوتے ہیں اور گھریلو آرائش وغیرہ یا ابتدائی ادویات سب خواتین کی اختراعات و ایجادات ہیں۔

اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان سب وجوہات کی وجہ سے ایسے عزت و احترام سے نوازا جاتا مگر اس کے برعکس عورت کو اس کے اصل کردار اور تشخص سے دور کردیا گیا جس کے ہاتھ میں معاشرے کی لگامیں تھیں اسی کی تربیت کو نظر انداز کردیا گیا۔ اس کا ہر طرح سے استحصال کیا گیا اس کے حقوق نہ دیئے گئے اسے اپنی زندگی پر بھی کوئی حق نہ تھا بعض جگہوں پر اس کے شوہر کے انتقال پر اسے بھی زندہ جلنا ہوتا بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیا جاتا مختصر کہیں تو اس طرح ہے کہ عورتیں ذلت کے گہرے کنویں میں پھینکی ہوئی تھیں کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا۔

مغرب کا ماضی تو عورت کی حیثیت سے متعلق انتہائی سیاہ ہے مگر موجودہ روشن خیال نظریات جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں انہوں نے اسلامی معاشروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیے ہیں وہ اس قدر عورتوں کے لیے سود مند ہیں کہ کوئی بھی ذی شعور ان کے فوائد سے منہ نہیں موڑنا چاہے گا۔ خواتین کو ہمیشہ اپنے درست حقوق کے لیے لڑنا چاہیے نا کہ ناجائز و غلط کاموں کا مطالبہ کرتی پھریں۔

خواتین بحیثیت انسان مردوں کے برابر ہیں اگر یہ نیکی کرتی ہیں تو مردوں جتنا ثواب ملے گا گناہ کا ارتکاب کرتی ہیں تو مردوں جتنی ہی سزا پائیں گی۔ اسلام نے دونوں یعنی مرد و عورت میں صنف کے لحاظ کوئی فرق نہیں رکھا نہ کبھی مقابلہ بازی کروائی ہے دونوں کی اپنی اپنی فطری ضروریات و ذمہ داریاں ہیں۔ انہیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح ایک خوبصورت

اور پرسکون معاشرہ تشکیل پاتا ہے جب بھی کسی ملک یا قوم پر برا وقت آتا ہے تو خواتین ہمیشہ اپنے بہادروں کے ساتھ مل کر ملک و قوم کا دفاع کرنے کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی ہیں۔ تاریخ انسانیت میں بے شمار ایسی مثالیں جو خواتین کی بہادری، دانشمندی، دور اندیشی ثابت کرتی ہیں۔ دنیا میں بہت بڑی بڑی تحریکیں گزری جو خواتین کی وجہ سے کامیاب ہوئی ہیں۔

اسلام کی نشر و اشاعت میں خواتین کا کردار نہایت اہم ہے۔ آقا علیہ السلام کی زوجہ اول سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے نہ صرف آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائیں بلکہ ساری زندگی آپ کا ہر قدم پر ساتھ دیتی رہیں۔ آپ نے اپنا سارا مال و دولت بھی اسلام پر قربان کردیا۔ مقاطعہ شعب ابی طالب کے دور میں بھی ڈٹ کر کھڑی رہیں حالانکہ اس وقت آپ ﷺ نہایت علیل ہوگئی تھیں مگر قربان جائیں آپ ﷺ کے پائے استقلال میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی۔

اسی طرح آپ کی سب سے چھوٹی صاحب زادی سیدہ کائنات نے بیٹی ہونے کا حق ادا کردیا کہ آقا علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ کفار نے گندی اوجھڑی لاکر آپ ﷺ کے مبارک دوش پر رکھ دی۔ سیدہ بھاگتی ہوئی آئیں اور اوجھڑی اتاری ساتھ ساتھ روتیں اور ساتھ چہرہ انور صاف کرتی جاتیں جب آپ ﷺ کی بیٹی والدہ بنیں تو اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کی کہ اسلام خود ان کا آج تک مقروض ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے درس حدیث سننے والے شاگردوں میں آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں آقا کریم ﷺ نے فرمایا میرا آدھا دین عائشہؓ کی وجہ سے محفوظ ہوگیا۔ مسلمان مائیں اپنے بچوں کو اسلام کے جانثاروں کے ساتھ ساتھ بہادر خواتین کا تذکرہ بھی سنائیں تاکہ یہ بھی ان کے نقش قدم پر چل سکیں۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب آقا کریم ﷺ کی پھوپھو جان جنگ احزاب کے موقعہ پر بچوں اور عورتوں کی حفاظت کررہی تھیں۔ ایک کافر نے حملہ کرنا چاہا آپ نے ایسی دلیری سے مقابلہ کیا کہ اسے واصل جہنم کردیا اور اپنی ذمہ داری پوری کی کہ مسلمان خواتین اپنے مردوں سے جرات و بہادری میں کسی سے بھی کم نہیں ہیں۔

تحریک آزادی ہو یا تحریک پاکستان یہاں بھی مسلم خواتین کا کردار نہایت شاندار ہے۔ انھوں نے بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کیا اپنی جانیں قربان کردیں مگر اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹیں اس تحریک میں ایک اہم ترین نام محترمہ فاطمہ جناح کا ہے۔ انھوں نے اپنے بھائی کا اپنے ملک کی آزادی کے لیے اس قدر ساتھ دیا کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ کو خود کہنا پڑا کہ میں اپنی بہن کی سالہا سال کی پرخلوص خدمات اور مسلم خواتین کی آزادی کے لیے انتھک جدوجہد کی وجہ سے ان کا انتہائی مقروض ہوں وہ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر دن رات کام کرتیں۔ جس پر اللہ رب العزت نے کامیابی عطا فرمائی اور پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار:

مسلم خواتین ہمیشہ حریت، بہادری اور جرات کا نشان رہی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے مردوں کے شانہ بشانہ ہر ہر مشکل کا سامنا ڈٹ کر کیا پھر چاہے وہ 1857ء کی جنگ آزادی ہو یا تحریک خلافت خواتین نے اپنی زیورات اور قیمتی سامان بطور فنڈ دے کر ان تحریکوں میں اپنا مثبت کردار ادا کیا۔ بعض خواتین تو جب گھر والوں کے لیے کھانا بناتیں تو ایک ہاتھ بھر کا آٹا الگ برتن میں ڈال دیتیں کہ یہ فنڈ میں جائے گا تاکہ جنگ کے اخراجات میں ان گھر میں رہنے والی خواتین کا بھی حصہ شامل ہوجائے۔

جب تحریک پاکستان شروع ہوئی تو اس وقت چند ایک خواتین شامل تھیں لیکن جب 1938ء میں قائداعظم نے آل انڈیا مسلم خواتین کی سب کمیٹی قائم کی تو پھر ہرصوبے اور علاقے سے خواتین نے بھرپور شرکت کی اور تحریک پاکستان میں باپردہ خواتین نے بھی بھرپور کردار ادا کیا انھوں نے پاکستان کی آزادی کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچایا۔ اس کی وجہ سے بچے بچے کی زبان پر تحریک کا پیغام پہنچا اور ان کا نعرہ بن گیا۔

لے کے رہیں گے پاکستان

بٹ کے رہے گا ہندوستان

یہ خواتین مختلف علاقوں میں دو کمروں کا سکول قائم کرتیں تاکہ بنیادی تعلیم ہر ایک بچی بچے تک پہنچ سکے جو خواتین تعلیم یافتہ تھیں وہ بلامعاوضہ یہ خدمت سرانجام دیتیں تعلیم بالغاں کا بھی بہترین بندوبست کیا گیا تھا تاکہ باشعور معاشرہ تشکیل دیا جاسکے۔ جلسے جلوس میں باقاعدہ خواتین کی شمولیت بھی ہوتی ان کے خطابات ہوتے۔

یہ باکمال خواتین تھیں اللہ رب العزت نے انہیں بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا کوئی فن تقریر میں طاق تھی تو کوئی نظامی امور کی ماہر کوئی چندہ جمع کرنے اور کوئی لکھنے پڑھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

انھوں نے سب مشکل حالات کا بہت صبرو تحمل سے مقابلہ کیا انہیں جیلوں میں بھی رہنا پڑا آزادی کے بعد مہاجرین کے کیمپوں میں دن رات اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہیں لوگوں کو کھانا اور ادویات بہم پہنچاتیں راستے میں آنے والی ہر مشکل کو پار کرتیں۔

مادر ملت کے علاوہ دیگر بہت سی نامور خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں اپنا حصہ ڈالا۔

اسی طرح اگر موجودہ دور میں بھی دیکھا جائے تو بہت سی تحریکیں اپنے اپنے افعال و مقاصد میں مصروف عمل ہیں کچھ معاشرے کو سنوارنا چاہتی ہیں اور بعض تحریکیں پاکستان و اسلامی اقدار کے منافی بھی کردار ادا کررہی ہیں۔ انہیں اسلام اور پاکستان کے مفاد کی طرف راغب کرنے کے لیے ایک ادارہ ہے منہاج القرآن اس سے وابستہ خواتین بھی ایک تحریک چلا رہی ہیں۔ ویمن لیگ کے نام سے جو اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لیے کام کررہی ہیں۔ ابتدائے اسلام کی خواتین کے نقش قدم پر چل کر بغیر کسی ڈر یا خوف کے اپنی منزل کی طرف گامزن ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ 5 جنوری 1988ء ادارہ منہاج القرآن کے زیر انتظام اور ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سرپرستی میں باقاعدہ ویمن لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔

ویمن لیگ کے مقاصد:

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد جن مقاصد پر رکھی گئی وہ درج ذیل ہیں:

خواتین کے اندر مصطفوی انقلاب کی ضرورت واہمیت کا شعور اجاگر کرنا۔

تعلق باللہ اور تعلق بالرسالت میں پختگی۔

مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر منظّم کرنا۔

خواتین کے اندر حقوق کا تحفظ اور فرائض کا احساس پیدا کرنا۔

خواتین کی عملی، فکری، روحانی، اخلاقی اور انقلابی تربیت کا مؤثر اہتمام تاکہ خواتین اس عظیم مشن کی راہ میں ضروری کردار ادا کرسکیں۔

خواتین میں قوم و ملت کے مسائل اور تقاضوں کے حوالے سے احساس وشعور پیدا کرنا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ اس وقت ایک عالمی اصلاحی فورم بن چکی ہے جس کی شاخیں دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین کے حوالے سے کارہائے نمایاں سرانجام دینے والی تنظیموں کو ملکی سطح پر خراج تحسین پیش کیا جائے جو جدید اور قدیم تقاضوں کے مطابق خواتین کی تربیت کررہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

تعزیت

سینئر منہاجینز سابقہ لیکچرار منہاج کالج برائے خواتین آسیہ منظور قادری اور محمد اکرام اللہ (زخمی ماڈل ٹاؤن) کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم مرحومہ انور بی بی بنت بختاور کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش و مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

خواتین کو درپیش چیلنجز اور منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار

بیمار اور استحصالی سوچ خواتین کے متحرک کردار کے خلاف ہے

تحریک منہاج القرآن نے خواتین کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا کیے

ویمن لیگ کے 34ویں یوم تاسیس کے تناظر میں خصوصی تحریر

ہانیہ ملک

انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، عائلی زندگی ہو یا معاشرتی خواتین کائنات کا لازمی جز ہیں۔ معاشرے کی ترقی یا تنزلی کا مکمل انحصار عورت پر ہے۔ عورت کے بغیر دنیا ہی نامکمل ہے۔ اگرچہ عورت کی حیثیت مختلف ادوار میں مختلف رہی۔ جن کی نوعیت ہر دور کے حالات کے مطابق مختلف رہی۔ اگر ہم اسلام سے قبل معاشرے کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی مذہب میں تو خواتین کو بے روح شے سمجھا جاتا تھا جبکہ کسی مذہب میں خواتین کو معاشرے کی مشترکہ ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ سارا معاشرہ اسے جیسے چاہتا استعمال کرتا، اسی طرح کسی مذہب میں خواتین کو تمام فسادات اور برائیوں کی جڑ سمجھا جاتا رہا۔

گویا عورت تمام انسانی حقوق سے محروم رکھی جاتی۔ اسے زندہ درگور کردینا معاشرے میں معمول کی بات سمجھی جاتی تھی۔ ہر نبی مختلف ادوار میں تشریف لاتے رہے جن کی تعلیمات اس وقت کی قوم، حالات یا علاقہ کے مطابق ہوتیں جبکہ آخری نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ پاک نے جامع اور مکمل دین اسلام عطا کیا جس کی تعلیمات قیامت تک ہر دور، ہر علاقہ اور زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتیں ہیں۔ گویا کہ آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق مقرر کیے۔ آپ ﷺ نے عورت کو ماں کے روپ میں جنت کی ضمانت بناتے عزت اور وقار سے نوازا، بہن اور بیٹی کی نیک تربیت پر جنت کی بشارت دی، بیوی کو محبت، وفاداری کا پیکر بناتے ہوئے اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ گویا کہ آپ ﷺ نے ماڈریشن اور اعتدال کا راستہ اپناتے ہوئے عورت کو وہ وقار عطا کردیا جس کی مثال نہیں ملتی۔

بدقسمتی سے آج کے پرفتن دور میں خواتین کو دو انتہاؤں کے درمیان لاکھڑا کردیا گیا ہے۔ غیر تربیت یافتہ بدحال معاشرے میں خواتین بے شمار چیلنجز کا سامنا کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک انتہا پر وہ طبقہ ہے جو خواتین کو صرف گھریلو کام کاج تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔ یہ طبقہ خواتین کو تمام بنیادی حقوق سے ہی محروم رکھنے کا قائل ہے۔ جس میں ذہنی اور جسمانی تشدد، تعلیم جیسے بنیادی حق سے محرومی، زبردستی اور کم عمر میں شادی، حق ملکیت اور حق مہر جیسے بنیادی حقوق سے محرومی ہے۔ اس طبقہ میں عورت کو ہمیشہ زیردست رکھنے کے تمام حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوسری انتہا پر وہ سوچ ہے جو لبرل ازم جن میں ازم کے نام پر مغربی تہذیب سے متاثر دکھائی دیتی ہے۔ ان دو انتہاؤں کے درمیان آج کی خواتین اپنی پہچان اور کردار کے تعین میں متزلزل ہیں۔ یہ دونوں انتہائیں خواتین کے حقیقی مقام و مرتبے کا انحراف ہیں۔ اکیسویں صدی میں خواتین کے لیے یہ سب سے بڑا چیلنج ہے کہ وہ اپنے اصل کو پہچانے۔ ایک طرف چار دیواری اور محفوظ قلعے سے آزادی کے مطالبات ہیں اور عائلی زندگی کا انکار ہے تو دوسری طرف خواتین کے بنیادی حقوق کا استحصال اور ظلم و جبر ہے۔ ایک طرف جاہلانہ اور ظالمانہ معاشرتی اور روایتی رسومات نے خواتین کو جکڑ رکھا ہے جبکہ دوسری طرف انتہا پسندانہ سوچ نے عورت کے حقیقی تشخص کو دھندلا دیا ہے۔

جدید دور میں خواتین کو درپیش چیلنجز میں عقائد کا درست نہ ہونا بھی بہت خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے معاشرے میں بے شمار فکریں، سوچیں یا مذاہب پروان چڑھ رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق الحاد معاصر دنیا کا مقبول ترین عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کے ماننے والے ملحدین کہلاتے ہیں جن کے مطابق روحانی اور غیب کی دنیا کا کوئی وجود نہیں۔ سائنس ہی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ مذہب روحانیت اور دین کا سرے سے انکار اس مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے۔سیکولرازم اور الحاد جیسے فکر ونظریات معاشرے میں بہت تیزی سے پھیلتے جارہے ہیں۔

سیکولرازم سے مراد دین و مذہب کو فرد کی اجتماعی، سیاسی، ریاستی اور ہر قسم کے معاشرتی معاملات سے علیحدہ رکھنا ہے۔ یہ عقیدہ دین اور دنیا کو دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کرتا ہے اور مذہب کی مداخلت کا سختی سے منکر ہے۔ روز ہزاروں کی تعداد میں خواتین ان بدعقائد کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں۔ موجودہ دور میں بدعقائد میں سے تیزی سے پھیلنے والا عقیدہ تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ کی عظمت و رفعت سے انکار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت سے انکار ایک فتنے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ موجودہ مادی اور سائنسی ترقی یافتہ دور میں ان بدعقائد کی عالمگیر تحریکیں جنم لے رہی ہیں۔ جس سے سب سے زیادہ خواتین متاثر ہورہی ہیں۔ آج انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی ایجاد سے بدعقیدگی کا رجحان بہت تیزی سے فروغ پارہا ہے۔ ان عالمگیر تحریکوں کی باقاعدہ ویب سائٹس، فورمز اور سوشل میڈیا پر گروپس اور پیجز موجود ہیں جو نوجوان نسل بالخصوص خواتین کو آزادی کے نام پر گمراہ کررہی ہیں۔ ان کا ٹارگٹ خواتین کو دین سے بے زار کرنا ہے اور دین میں شک و شبہات پیدا کرکے دین اسلام کی اصل روح کو مسخ کرنا ہے۔ یہ فتنہ انگیزی سلام کی ابدیت، جامعیت اور کاملیت کو متاثر کرنے کے لیے خواتین کے لیے بہت بڑا چیلنج ہیں۔

معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندانہ سوچ نے بھی سارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ جس میں خواتین بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہورہی ہیں۔ نپولین نے کہا تھا ”تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھا معاشرہ دوں گا۔“ جب معاشرے کی خواتین ضعیف الاعتقادی اور منتشر خیالات میں مبتلا ہوں گی تو معاشرے میں دہشت گرد ہی جنم لیں گے۔ معاشرے کو تربیت یافتہ نسل فراہم کرنا موجودہ دور کی خواتین کے لیے کسی بڑے چیلنج سے کم نہیں ہے۔ عورت چاہے تو معاشرے سے دہشت گردی، بدامنی، انتشار اور افراتفری کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں درس و تدریس کا روایتی اور قدیم طریقہ اپنایا جاتا رہا۔ اعتدال اور جدت کو اپناتے ہوئے جدید میڈیا کا استعمال بھی خواتین کے لیے کسی چیلنج سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ روایتی اور قدیم طریقوں سے جدید دور کی خواتین کو متاثر کرنا ناممکن ہے۔ جدید دور میں خواتین کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے فہم وفراست اور بصیرت کے ساتھ منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار قابل ستائش ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا گیا کہ ہر دور میں شر اپنی مکمل طاقت کے ساتھ معاشرے میں فروغ پاتا رہا۔ اس شر کے فروغ کو روکنے اور اس کے خاتمے کے لیے ہر دور میں تجدید احیائے دین اور غلبہ دین کے لیے تحریکیں جنم لیتی رہیں۔ ان فتنوں اور چیلنجز کی بنیادی وجہ قرآن و حدیث کا فہم نہ ہونا، دین اسلام کی اصل اقدار سے انحراف اور سیرت و تاریخ اسلام سے ناواقفیت ہے۔ دین اسلام وہ دین فطرت ہے جو ہر لحاظ سے جامع اور مکمل رہنمائی کرتا ہے جو وقار، مقام اور عزت محمد ﷺ کے دین نے عورت کو عطا کی اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے جہاں بیٹے کو نعمت سے نوازا تو وہاں بیٹی کو رحمت بنایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی نسل کا تسلسل بیٹی سے ہوا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنا، آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق موجودہ دور کی خواتین کی فکری بیداری کا کام MWL بہت بہادری، محنت اور جرات کے ساتھ کررہی ہے۔ MWL کے قیام کے بنیادی مقاصد

۱۔ اصلاح احوال خواتین
۲۔ تجدید احیاء دین
۳۔ دعوت افکار اسلامیہ کا فروغ
۴۔ خواتین کی فلاح و بہبود
۵۔ فروغ تعلیم اور بیداری شعور ہیں۔

خواتین کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے MWL کی انفرادیت ہے کہ یہ معاشرے کی خواتین میں جدت اور

اعتدال کو فروغ دے رہی ہے۔ اس میں خواتین کے حقوق کا واویلا مچانے کی بجائے خواتین کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کا شعور دیا جاتا ہے۔ اسلامی اصولوں اور قدروں پر تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ MWL کے مختلف فارمز MSM، MCA، Eagers، Woice،الہدایہ اور دختران اسلام ہیں جو معاشرے کی خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے مصروف عمل ہیں۔

MSM سسٹرز کے ذریعے، سکول، کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی کردار سازی کی جارہی ہے تاکہ نوجوان خواتین کو شیطانی حربوں اور فتنوں سے بچنے کا شعور دیا جاسکے۔ MSM کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ کی سیرت کو عام کرنے کے لیے مختلف کانفرنسز اور سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ طالبات کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے MSM کا کردار قابل ستائش ہے۔ منہاج گرلز کالج اور کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز نوجوان طلباء و طالبات کی فکری اور روحانی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی کررہے ہیں کیونکہ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری تھا کہ سکولز کالجز اور یونیورسٹیز میں مسلم طالبات کو اسلام کی درست تعلیمات اور صحیح فہم سے روشناس کرایا جاتا۔

اسی طرح MCA کے پلیٹ فارم سے خواتین کی کثیر تعداد امت مسلمہ کی خواتین کو چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کردار سازی میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ تجدیدی اور اصلاحی خدمات کو ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاتے ہوئے پھیلا رہی ہے۔ جدید دور کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے بے شمار ویب سائٹس، فورمز اور پیجز سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کا اعتدال، رواداری، صبروتحمل اور امن و ایثار کا خوبصورت چہرہ دنیا میں اجاگر کررہا ہے۔ خواتین کو معاشرے میں درپیش چیلنجز سے نمٹنے کا شعور دینے کے لیے MWL کی خواتین کثیر تعداد ذرائع ابلاغ کا حصہ ہے۔ جیسا کہ بچے کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ بچوں کی بہترین تعلیم وتربیت کے لیے MWL کا فورم Eager کے نام سے اہم کردار ادا کررہا ہے۔ معاشرے کو تربیت یافتہ نسل فراہم کرنے کے لیے نئی پود کی بہترین اور جدید انداز میں تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نہ صرف خواتین کی انفرادی زندگی سنوارنے میں اہم کردار ادا کررہی ہے بلکہ اجتماعی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے بھی سرگرم عمل ہے۔ Woice کی صورت میں خواتین کی فلاح و بہبود اور خدمت انسانیت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے خودکفیل بنایا جارہا ہے۔ جس میں لاچار، غریب، بے سہارا، معذور اور ضرورت مند خواتین کو خودکفیل بنانے کے لیے ہرقسم کی امداد فراہم کی جاتی ہے کیونکہ یہ وقت حالات کا رونا رونے کا نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آگے بڑھنے کا ہے۔ ایک بااعتماد اور کامیاب عورت ہی صحت مند معاشرے کی ضمانت ہے۔ Woice کے ذریعے سینکڑوں خواتین کی معاشی حالات بہتر بنائے جارہے ہیں۔

الہدایہ کے پلیٹ فارم سے رجوع الی القرآن کے ذریعے مسلم خواتین کی روحانی اور فکری تربیت کی جارہی ہے۔ ای لرننگ پروگرامز کے ذریعے یورپ ممالک کی مسلم خواتین کے بچوں کو آن لائن قرآن و سنت کی تعلیمات مہیا کی جاتی ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت، حلقہ جات، ذکر و فکر،محافل، شب بیداری، کارنر میٹنگز کے ذریعے گنبد خضریٰ سے ٹوٹا ہوا تعلق بحال کیا جارہا ہے۔ خواتین کو گھریلو مسائل، ازدواجی مسائل اور بنیادی فقہی مسائل کا شعور دیا جاتا ہے۔ غیر اسلامی افکار، جاہلی رسومات اور نظریات جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے MWL کا کردار قابل ستائش ہے۔ خواتین کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے MWL کی تین دہائیوں پر مشتمل تجدیدی اور احیائی خدمات کا نتیجہ ہے کہ آج کی خواتین زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوارہی ہیں۔ تجدیدی خدمات میں سیاسی کردار زندہ کرنا بھی MWL کی انفرادیت ہے۔ MWL کے پلیٹ فارم سے عشق و محبت رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے فروغ کے لیے گوشہ درود جہاں 24 گھنٹے آقاؐ پر درود وسلام بھیجا جاتا ہے وہاں خواتین کے لیے بھی ایک حصہ مختص کیا گیا ہے۔ آج MWL کے بتیسویں یوم تاسیس کے موقع پر MWL کی خواتین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس عظیم جدوجہد میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔

☆☆☆☆☆

ورکنگ پلان 2025ء

مشاورت، ٹیم ورک اور جہد مسلسل کامیابی کی ضمانت

مشن کے پیغام کو قریہ قریہ پہنچانا ایک اہم ذمہ داری اور چیلنج ہے

بلوچستان، سندھ، گلگت بلتستان میں دعوتی مساعی میں تیزی لانا ہوگی

سدرہ کرامت

پس منظر:

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام تر منصوبہ بندی سیدی شیخ الاسلام کے اس فکر اور نظریہ سے ماخوذ ہے جس نے لاکھوں، کروڑوں دلوں کو نہ صرف مقصد حیات سے آشنا کیا بلکہ دین مبین کی فتح اور نصرت کیلیے تن، من اور دھن کی قربانی دینے کا جذبہ اور لگن بھی عطا کی ہے۔

مجلس شوریٰ 2018 میں آئندہ 08 سالہ ورکنگ پلان Vision 2025 کے نام سے پیش کیا گیا۔ شیخ الاسلام نے اس کی تفصیلات اور اہداف پر خصوصی ہدایات ارشاد فرمائیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نے Vision2025 کے پہلے سال 19-2018 کیلیے ورکنگ پلان، اہداف کے حصول کا لائحہ عمل اور پراجیکٹس کی تنفیذ کیلیے مختلف کتابچے تیار کیے اور تنظیمی و تربیتی کیمپ 2018 میں ان پر رہنمائی فراہم کی بعد ازاں تنظیمی استحکام اور مثالی تنظیمات کے قیام کیلیے 09 ماہ پر مشتمل ورکنگ و تنفیذی پلان (اپریل تا دسمبر 2019) دیا گیا جس میں مستحکم اور مثالی تنظیم کے قیام کیلیے بنیادی خدوخال واضح کیے گئے۔

مثالی تنظیم کے تعلیمی، دعوتی، فلاحی و تنظیمی پروگرام اور اہداف تفصیل سے 09 مختلف جہات میں دیے گئے اور ہر جہت پر متعلقہ ذمہ دار کو Nominate کیا گیا۔ علاوہ ازیں مستحکم اور مثالی تنظیم کے مراحل پر بھی روشنی ڈالی گئی تاکہ کسی بھی قسم کے ابہام کے بغیر تنظیمات یکسوئی اور تسلسل سے نتیجہ خیزی کو یقینی بنا سکیں۔

ورکنگ پلان 2019 کے انتہائی اہم اہداف کے تناظر میں پراجیکٹس کی تنفیذ و عوام تک رسائی کے لیے دو ماہ (جنوری و فروری 2020) کی توسیع دی گئی تاکہ پراجیکٹس کی لانچنگ اور تنفیذ کیلیے مناسب وقت میسر آسکے۔

مارچ 2020 سے Covid-19 کے باعث غیر معمولی صورتحال کے پیش نظر منہاج القرآن ویمن لیگ نے آن لائن ورکنگ کا آغاز کرتے ہوئے ملک بھر کی تنظیمات کو آن لائن ورکنگ پر ورکشاپ کے ذریعے تربیت دی اور مرکز کی جانب سے مختلف کورسز کا آغاز کیا۔ بعد ازاں آن لائن ورکنگ پر مشتمل ایکشن پلان ترتیب دیا جس کی تنفیذ کے ذریعے منہاج القرآن ویمن لیگ نے بہت ساری نئی جہتوں پر ورکنگ کا آغاز کیا۔

بحمد اللہ تعالیٰ Vision 2025 کے غیر معمولی اہداف کے حصول کیلیے کی جانے والی پلاننگ کی تنفیذ ابتدائی مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

یونین کونسلز اور یونٹس میں تنظیمی نیٹ ورک کے پھیلاؤ، توسیع اور سرگرمیوں کے انعقاد پر توجہ مرکوز ہے۔

انتہائی قابل توجہ امور:

اگر تحصیل کے 100 یونٹس میں باقاعدگی سے کوئی

نہ کوئی سرگرمی ہورہی ہے تو تحصیلی تنظیم (تحریکی تنظیم) کہلائے گی بصورت دیگر تحصیلی تنظیم فقط انتظامی تنظیم ہے جو بغیر کسی تحرک کے فقط اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔

تنظیمی اعتبار سے ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم سالہا سال سے اپنے ضلع/تحصیل/پی پی حلقہ کے کسی ایک مخصوص علاقے سے باہر نہیں نکل پاتے عموماً جن علاقوں میں صدر/ناظمہ اور ذمہ داران کی رہائش ہے اس کے علاوہ بالعموم باقی تمام علاقہ جات دعوتی و تربیتی اور تنظیمی سرگرمیوں اور نتائج سے محروم رہتے ہیں اور ایسی صورت میں جب زیادہ تر ذمہ داران کا تعلق کسی تحصیل کے ایک ہی یونٹ/محلّہ/گاؤں سے ہوتا ہے تو ساری ورکنگ چند گھروں تک محدود ہوجاتی ہے۔

1۔ تحصیل کی ٹیم یا ایک گھر و یونٹ کے افراد:

اضلاع و تحصیلات کو انتہائی فکر مندی اور مکمل توجہ کیساتھ پلان کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے درج ذیل چند رہنما اصول مدنظر رکھنا ضروری ہیں:

☆ تحصیل کی ٹیم میں سوجھ بوجھ رکھنے والی، تحریکی فکر کی حامل سینئر تجربہ کار خواتین کے ساتھ، تحریکی و غیر تحریکی فیملیز کی پڑھی لکھی، سنجیدہ، تربیت یافتہ اور جونیئر ز کو شامل کرنے پر بھی محنت کی جائے۔

☆ تحصیل کی ٹیم ایک خوبصورت گلدستہ کی مانند ہو جس میں تجربہ کار سینئرز بھی ہوں اور نئے جوش و جذبہ کی حامل خواتین و طالبات اور جونیئر ز بھی۔

☆ کم از کم تحصیل کی تین یونین کونسلز سے تعلق رکھنے والی ذمہ داران پر مشتمل ٹیم بنائی جائے۔ صرف اور صرف ایک گھر، فیملی، خاندان، یونٹ، یونین کونسل کی بہنوں پر مشتمل ٹیم تحصیل کی ٹیم ہونے کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر صرف ایک ہی خاندان یا یونٹ پر مشتمل تنظیم ہے تو وہ تحصیل کی ٹیم نہیں ہے)

2۔ ڈیٹا بیس:

تحصیل کا نقشہ، یونین کونسل کی تعداد، علاقہ جات کے نام اور افراد و تحریکی فیملیز کا ڈیٹا بیس آپ کے آفس، فائل اور ڈائری میں موجود ہو۔

☆ ایسے گاؤں/یونٹس جہاں کسی تحریکی فیملی کا گھر موجود ہو ڈیٹا بیس میں شامل ہونا چاہیے۔ (تعلق کسی بھی فورم سے ہوسکتا ہے)

☆ منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ خواتین کتنی ہیں؟

☆ منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ خواتین کے گھر کہاں کہاں موجود ہیں؟

☆ رفقاء کے گھر و ایڈریس

☆ تحریکی پروگرامز میں شرکت کرنے والی کارکنان و ذمہ داران کے گھر و ایڈریس

☆ ٹیم کی باقی تمام ذمہ داران کی ایسی رشتہ دار/دوست/حلقہ احباب کی خواتین جو تحریک، دینی و مذہبی پروگرامز کے لیے نرم گوشہ رکھتی ہیں انکے گھر کہاں کہاں اور کن یونٹس میں موجود ہیں؟

☆ لسٹ میں کیٹگری، نام، فون نمبر، ای میل ایڈریس (اگر موجود ہے تو)، وٹس ایپ نمبر اور کیفیت موجود ہو۔

☆ تحصیل کا نقشہ حاصل کریں اور ایسے ایریاز جہاں تنظیمی و تربیتی سرگرمیوں کا آغاز ہوسکتا ہے نقشے پر indicate کرنا چاہیے۔

☆ نقشے پر نشاندہی کریں کہ تحصیل کے کن علاقوں، یونین کونسلز، یونٹس میں آپکی ان گھروں کے ذریعے رسائی ممکن ہوسکتی ہے اور ایسے علاقے جہاں پہلے سے کوئی نہ کوئی سرگرمی جاری ہے۔

☆ ہر گاؤں اور ہر یونٹ کی منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔ اس طریقہ کار سے سرگرمیوں کا اجراء، افراد سازی اور بالآخر تنظیم سازی میں مدد ملے ملتی ہے۔

☆ سرگرمی کا آغاز کسی نہ کسی گھر، ادارے یا سنٹر سے ہونا چاہیے جس سے یونٹ سازی ہوگی (یعنی اگر حلقہ درود وفکر کا آغاز ہوا ہے تو حلقہ درود آرگنائزر، معلّمہ (درس قرآن کے لیے) اور دعوت دینے کے لیے ایک بہن کی ذمہ داری لگائی جائے گی تو لا محالہ یہ تین بہنیں کسی نہ کسی صورت اگلے مرحلے میں یونٹ کی تنظیم کہلائیں گی)

☆ اسی طرح جتنے یونٹس میں مختلف سرگرمیاں (حلقہ درود وفکر، درس قرآن، کورس، شب بیداری، آئیں دین سیکھیں کورس وغیرہ)

☆تحصیل کے کم از کم 100 یونٹس اور گاؤں پر لازمی فوکس کیا جائے جو 20 حلقات درود وفکر، 10 دروس قرآن، 5 شب بیداریوں، 15 شارٹ کورسز کے ذریعے آسانی سے پلان کیے جا سکتے ہیں۔

☆تحصیل کے ڈیٹا بیس کے ذریعے کم از کم 100 یونٹس میں سرگرمیوں کے باقاعدہ اجراء کے لیے ماہانہ بنیادوں پر میٹنگ کا انعقاد کیا جائے۔

☆ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے کو پاکستان بھر کی تمام تنظیمات پاکستان بھر میں بیک وقت / اپنی سہولت کے مطابق ماہانہ تحصیلی میٹنگ کا انعقاد کیا جائے۔

☆ افراد سازی کے لیے بلوچستان، سندھ اور گلگت بلتستان کے علاوہ دیگر زونز کے تمام اضلاع و تحصیلات میں تنظیمی سٹرکچر 100 فیصد جبکہ جنوبی پنجاب اور ہزارہ میں 80 فیصد مکمل کیے جائیں۔

☆ ضلع میں اگر 2 کوآرڈینیٹرز موجود ہیں، اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہیں اور کام کر رہی ہوں تو اسے بھی ضلعی ٹیم تصور کیا جائے گا۔

☆ بلوچستان، سندھ، گلگت بلتستان میں تنظیمی سٹرکچر کے قیام اور اس کے استحکام کے لیے سال کے کسی بھی حصے میں ورکرز کنونشنز، حلف برداری تقاریب، تنظیمی و تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کریں۔

ایک تحصیل کے کم از کم 50 یونٹس متحرک کریں۔

یونٹ میں اگر کوئی ایک مستقل سرگرمی ہے تو وہ متحرک یونٹ کہلائے گا۔

ہر پی پی حلقہ میں رفاقت سازی اور تنظیمی حوالے سے افراد سازی کے لیے سرگرمی کا اجراء کیا جائے۔

50 مختلف یونٹس میں سرگرمی کا اجراء کریں جس کے لیے 50 نئی آرگنائزز ہوں۔ سرگرمیوں میں حلقات درود کے علاوہ دیگر سرگرمیوں کو بھی شامل کی جائیں۔

تمام ڈیپارٹمنٹس یونٹ لیول تک اپنی مختلف سرگرمیوں کا اجراء کریں۔

جب ایک تحصیل کے 50 مختلف یونٹس ایکٹو ہوں گے اسے متحرک تحصیل گردانا جائے گا۔

3۔ ماہانہ ضلعی و تحصیلی میٹنگ:

زیرِ دعوت، زیرِ تعلیم و زیرِ تربیت خواتین کی تعداد میں ہر مہینے اضافہ اگر نہیں ہو رہا تو سرگرمیوں کے انعقاد و توسیع پر توجہ مرکوز کریں اور تعداد میں اضافہ نہ ہونے کی وجوہات و اسباب پر ماہانہ میٹنگ میں مشاورت کریں اور لائحہ عمل تیار کریں۔

ایجنڈا پوائنٹس:

☆تحصیل کے کم از کم 100 یونٹس میں سرگرمیوں کا اجراء

☆ فہم دین پراجیکٹ

☆ Vision 2025 کے اہداف، ماہانہ تقسیم، لائحہ عمل اور نتائج کا جائزہ

☆ ورکنگ پلان کے ماہانہ اہداف، لائحہ عمل، تنفیذ اور نتائج کا جائزہ

☆ نامکمل اہداف و ناقص تنفیذ کا تعمیری جائزہ

متفرق:

میٹنگ کے شرکاء:

☆تحصیلی و یونین کونسل کی تمام ذمہ داران

☆یونٹس کی سرگرمیوں کی متحرک آرگنائزرز

ضروری ہدایات

ماہانہ میٹنگ کے لیے تحصیل میں کوئی مخصوص جگہ تحصیلی دفتر کا ہونا ضروری ہے۔

☆ کسی ذمہ دار کے گھر کا ڈرائنگ روم، اسلامک سنٹر کا آفس یا TMQ کا دفتر بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

☆ ویمن لیگ کی فائلز اور ریکارڈ دفتر کی ایک مخصوص Cupboard میں ہونا چاہیے۔

☆ آفس شیڈول میں ہفتے میں دو دن مخصوص اوقات کے لیے اور ایک ماہانہ میٹنگ کے لیے شامل ہونا چاہیے۔

تحصیلی ٹیم میں ذمہ داریوں کی تقسیم:

☆ ٹیم کی ہر ایک ذمہ دار بہن کے پاس ہر مہینے کا نیا مخصوص

ٹاسک یا گزشتہ ٹاسک پر فالو اپ اور آئندہ کیلیے رہنمائی۔

☆ اگر تحصیلی ٹیم کے ہر ذمہ دار بہن کیلیے کوئی مخصوص ٹاسک اور کرنے کا کام نہیں دیا جارہا تو ورکنگ کو ریویو کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ تحصیل کی جانب سے یونین کونسل یا یونٹ کی بالکل نئی بننے والی تنظیم کو پہلے کرنے کے 5 کام یا اہداف کیا دیے جاتے ہیں؟

☆ انکی تکمیل کیلیے تحصیل کی جانب سے رہنمائی، مدد ،سپورٹ کیا ہوتی ہے اور اسکے فالو اپ کا طریقہ کار کیا ہے۔

☆ یہ انتہائی اہم امر ہے جس پر تحصیل کی منصوبہ بندی

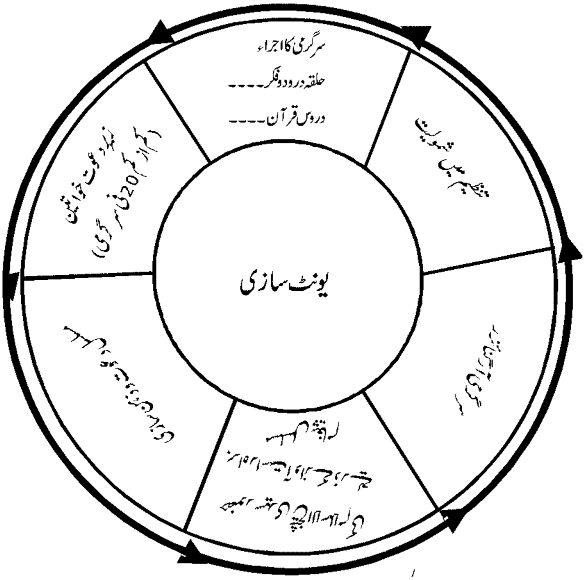

ہونی چاہیے۔

اپنے ضلع / تحصیل / پی پی حلقہ کا نقشہ حاصل کریں:

☆ آپکے ضلع / تحصیل / پی پی حلقہ میں خواتین کی کل آبادی کتنی ہے؟

☆ کل کتنے گاؤں یا دیہی علاقہ جات ہیں؟

☆ کتنی آبادی قصبہ یا شہری علاقہ پر مشتمل ہے؟

☆ جن Ucs، یونٹس اور ایریاز میں تنظیمی نیٹ ورک / کارکنان

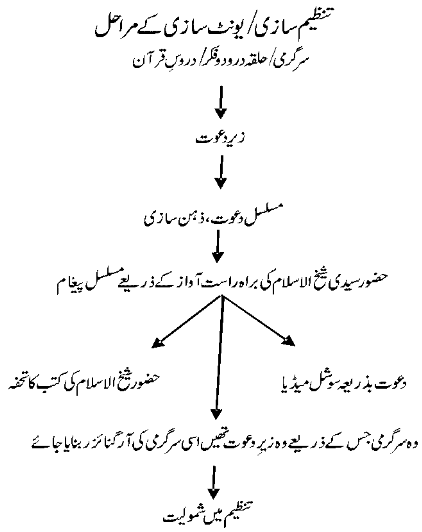

/افرادی قوت بالکل مفقود ہے۔ اس ایریا کو ریڈ ہائی لائٹ کریں۔

☆ جہاں دعوتی و تربیتی اور تنظیمی پروگرامز جاری و ساری ہیں انہیں گرین ہائی لائٹ کریں۔

☆ جن ایریاز میں قرآن کلاس، ایگرز، WOICE کی دعوتی و تنظیمی اور تربیتی پروگرامز کیلیے Potential موجود ہے اسے Yellow ہائی لائٹ کریں۔

☆ سال 2020-21 کیلیے جن ایریاز میں توجہ اور یکسوئی سے ورکنگ کی جائے گی Blue ہائی لائٹ کریں۔

ترجیحات:

1۔ دعوت بذریعہ خطابات و تصانیف حضور سیدی شیخ الاسلام

2۔ مدرز ٹریننگ پروگرام

3۔ فی ضلع 10000 خواتین زیرِ دعوت

4۔ 100 متحرک یونٹس، 100 سرگرمیاں

5۔ فی تحصیل 1000 بچے (ایگرز)، 500 طالبات (ایم ایس ایم سسٹرز)، 1000 طالبات (قرآن کلاسز و کورسز)، 500 رفقاء خواتین ☆☆☆☆☆

eagers™ Envisioning a Generation Enriched & Self-Reliant

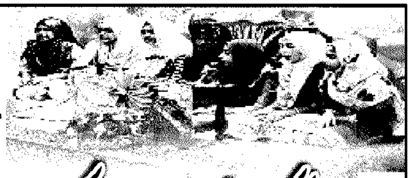

ایگرز، بچوں کی تربیت کا مثالی پروجیکٹ

ایگرز نے بچوں کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے والدین کی مشکل کو آسان بنا دیا

کلثوم قمر

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے۔

سورہ تحریم 6:66

اسلام کیونکہ اجتماعیت کوفوقیت دیتا ہے اور انفرادی فرائض کے ساتھ ساتھ اجتماعی طور پر بھی ذمہ دار ہونے کا درس دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو نا صرف انفرادی طور پر اپنی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے بچنے کی تلقین کی ہے بلکہ یہ حکم صادر فرمایا کہ ناصرف خود کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے گھر والوں اور قرابت داروں کو بھی اس دردناک عذاب سے بچانے کا اہتمام کرو۔

اسی طرح احادیث نبویﷺ میں بھی بارہا والدین کے لیے مختلف انداز سے بچوں کی تربیت اور گھر کے ماحول کو دینی بنانے کے حوالے سے تاکید کی گئی ہے۔ آقاﷺ کے بعد ہر دور کے اکابرین اور علماء کی جانب سے بھی اولاد کی تربیت اور انکو اپنے لیے صدقہ جاریہ بنانے کے لیے ترغیب دی جاتی رہی۔ اور مسلم امہ کے زوال کا باعث بننے کی بنیادی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اجتماعی سطح پر ایسی منصوبہ بندی ہونا ناپید ہوگئی جس کے تحت نسلوں کی تربیت اس نہج پر کی جاسکے تاکہ وہ مسلمان قوم کا روشن مستقبل پھر سے بن سکیں دورحاضر کے مسائل اور تقاضوں پر نظر دوڑائیں تو یہ بات انتہائی پریشان کن ہے کہ ایسے مسائل پیدا ہورہے ہیں جن کا وجود پہلے نہیں تھا۔ اس کی بڑی وجہ دنیا کا گلوبل ویلیج بن جانا، سائنس کی ترقی اور ایجادات کی بھرمار ہے۔ جس کا اثر ہمارے بچوں کی تربیت پر پڑا، ہماری زندگی کی ترجیحات تبدیل ہوگئیں، ہمارا رہن سہن، طور طریقے ہیں جس کے باعث ہم دین سے دور ہورہے ہیں۔ ان سب مسائل اور دگرگوں حالات سے نکلنے کے لیے ہر دور کی طرح اس دور میں بھی مجدد شیخ السلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایک ہمہ جہت تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی جس کے

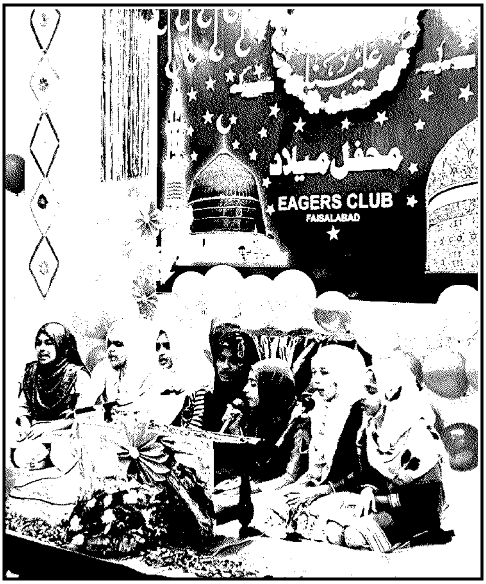

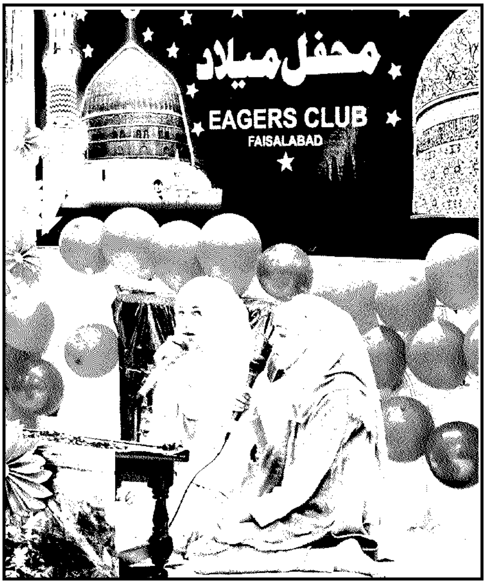

تحت ہر طبقۂ فکر، ہر حصہ اور شعبہ کو دین کے حوالے سے معتدل اور منظّم راہنمائی عطا ہو رہی ہے۔منہاج القرآن بلا مبالغہ ایک ہمہ جہت تحریک کے طور پر یہ وہ انوع و اقسام کا وہ دسترخوان ہے جس میں بچے سے لے کہ بڑے تک،خاتون کے ساتھ مرد کو، نوجوان سے لے کہ بوڑھے تک سب کو اسکی ضرورت اور اہلیت کے مطابق تربیت کا سامان میسر ہے۔تحریک منہاج القرآن کے انتہائی اہم فورم منہاج القرآن ویمن لیگ نے وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اور دوراندیشی کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی اہم ترین قدم اٹھایا اور نظامت امور اطفال ڈیپارٹمنٹ (ایگرز) کی بنیاد رکھی جس کا منشور ہی یہ ہے کہ آئیں نئی نسلیں سنواریں۔

ایگرز جسکو نظامتِ امور اطفال بھی کہا جاتا ہے گو کہ اسکا سفر اور عمر ابھی بہت مختصر ہے لیکن اس شعبہ نے بہت کم عرصے میں اپنا مقام اور اپنا دائرہ کار بہت جلد وسیع کیا ہے۔

ایگرز کا تعارف اور سالِ نو کے اہداف:

ایگرز ڈیپارٹمنٹ بنیادی طور پر تین جہات پر کام کرتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی محبت اور اطاعت کا ذوق و شوق نسلِ نو میں پیدا کرنا۔

اہلِ بیت اطہار کی مودت اور انکے عظیم کردار کی پیروی کے لیے بچوں کو تیار کرنا۔

قرآن پاک کی تعلیمات کا بچوں میں فروغ اور تلاوت کا شغف پیدا کرنا۔

ایگرز کیلنڈر:

ایگرز کی تمام سرگرمیاں اور پراجیکٹس اسی بنیادی مقاصد کے گرد گھومتے ہیں۔ایگرز ڈیپارٹمنٹ بچوں کے لیے سالانہ کیلنڈر ترتیب دیتا ہے جس کے ذریعے پورا سال بچوں کواہم نیشنل،انٹرنیشنل ،اور دینی سرگرمیوں اور دنوں کو بامقصد اور پرکشش انداز سے مناتا ہے۔اور انکا بنیادی مقصد۔

بچوں میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر ذمہ دار شہری اور امت کا بہترین شخص بنانا ۔

بچوں کو اپنے اسلاف ،تاریخ سے تعلق کو ناصرف مضبوط کرنا بلکہ اس راہ پر چلنے کی ترغیب دینا۔

ایگرز حلقاتِ درود:

ایگرز ڈیپارٹمنٹ بچوں کے حلقات درود کے

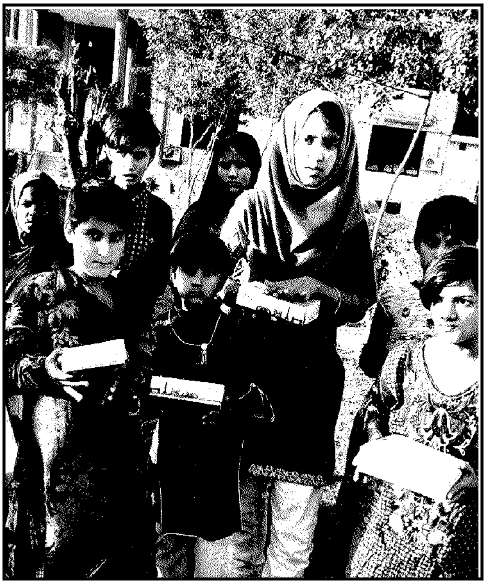

ذریعے درود وسلام کی رغبت اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ سے محبت کے فروغ میں مصروف عمل ہے اور اس کا نیٹ ورک پورے ملک میں تیزی سے فروغ پارہا ہے جن کے ذریعے ہفتہ وار بنیادوں پر حلقاتِ درود کا قیام عمل میں لا رہا ہے۔ اس حوالے سے امسال ایگرز کے تحت سینکڑوں حلقاتِ درود قائم کیے جائیں گے۔

ایگرز کلب:

ایگرز کے تحت اس وقت ہزاوروں بچوں کو دین کی اقدار سے روشناس کروانے اور انکی کردار سازی میں اپنا اہم کرادر ادا کر رہا ہے۔اور یہ اپنی نوعیت کا منفرد پلیٹ فارم ہے جس کے تحت نسلِ نو کی تربیت کی سعی کی جارہی ہے۔جیسا کہ یہ روزِ روشن کی طرح یہ بات عیاں ہے کہ تربیت ایک بتدریج عمل ہے جسکی مثال بالکل ایک بیج سے پھل دار درخت بننے تک کے مراحل کی طرح ہے جس کا خیال ہر موسم، ہر وقت رکھنا پڑتا ہے،جسکو وقت پر پانی یا کھاد نہ دی جائے تو وہ سوکھ جائے گا،جس کو دھوپ چھاؤں سے بچایا نا جائے تو پروان چڑھ نہیں پائے گا اس لیے ان بچوں کی تربیت کے لیے بھی ضرورت اس امر کی تھی کہ بچوں کے ساتھ مسلسل کسی نظام کے تحت رابطے کیا جاسکے اور انکی اخلاق اور کردار سازی کے لیے منظّم انداز میں کام کیا جائے لہذا قیادت کی راہنمائی کے مطابق گذشتہ سال ایگرز کلب کی بنیا درکھی گئی جس کا منشور اور تشکیلِ عادات اور تعمیر شخصیت"

Habit formation and personality development.

مقاصد طے کیا گیا۔اس کلب کے تحت بچوں کے لیے My 365day planner کے نام سے بچوں کے لیے انکا پورا سال پلان کیا گیا تاکہ والدین ایک ڈسپلن کے ساتھ ہر دن گزار کر بچوں کی تشکیل عادات کرسکیں اور انکی شخصیت کو نکھار سکیں کیونکہ عادات ہی شخصیت کو ترتیب دیتی ہیں۔

دسمبر 2021 تک کے ریکارڈ کے مطابق ابھی تک 600 سے زائد بچے اس کلب کا باقاعدہ حصہ بن چکے ہیں۔اور ایگرز ڈیپارٹمنٹ کے تحت سال نو کا ہدف 1000 رکھا گیا اس کے لیے مختلف میٹرو پولیٹن شہروں میں ایگرز کلب کی لانچنگ کی جائے گی

ایگرز سنڈے سکول:

تعلیم کے بنیادی تین مقاصد جن کو Three cs کا نام دیا جاتا ہے جس میں شامل Character ,Confidence,Creativity

بچوں کی شخصیت میں اعتماد پیدا کرنا، ان کی کردار سازی کرنا اور قدرت کی طرف سے دی گئی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا شامل ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں موجودہ رائج تعلیمی نظام کے تحت ان تینوں بنیادی مقاصد سے بہت دور ایک ایسے گھن چکر میں پھنس چکے ہیں جس کے تحت دن سے رات تک بچے نمبروں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے چکر میں کردار،اعتماد میں نہ کوئی خاطر خواہ تبدیلی لا پاتے بلکہ صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار بھی نہیں لا پاتے

ایسی صورت حال میں ایگرز کی جانب سے ایک انتہائی خوبصورت اقدام کیا گیا جس کے تحت غیر رسمی اور غیر روائتی انداز میں ان بنیادی تعلیمی مقاصد پر کام کیا جارہا ہے اور ابھی تک سینکڑوں بچے اس خوبصورت سرگرمی کا حصہ بن چکے ہیں ۔

امسال ایگرز ڈیپارٹمنٹ ایگرز سنڈے سکول کو ایگرز کلب کے ساتھ منسلک کر کے کلب کے ممبر بچوں کے ساتھ رابطے کا ذریعہ بنا رہا ہے جس کے تحت بچے ہفتہ وار ایک خوبصورت فالواپ نظام دے رہا ہے تا کہ ایگرز کلب کے قیام کے عظیم مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔

Eagers parenting councelling plan

جیسا کہ اچھی نسل کی تربیت تقاضا کرتی ہے کہ انکی تربیت کرنے والے افراد کس قدر تربیت کی اہمیت کو ناصرف سمجھتے ہیں بلکہ مہارتیں بھی رکھتے ہیں۔اس وقت سب سے بڑا مسئلہ والدین کا بچوں کی تربیت کے حوالے سے لیس ہونا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جدید دور کے تقاضوں کے حوالے سے مکمل آگاہی بھی ضروری ہے۔ان سب ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایگرز ڈیپارٹمنٹ نے بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ والدین کو بھی تربیت کے حوالے سے معاونت کے لیے پلان ترتیب دیا ہے اور یہ معاونت خاص طور پر ان بچوں کے والدین کے لیے دی گئی ہیں جو اپنے بچوں کی تربیت کے حوالے ناصرف سنجیدہ ہیں بلکہ اس کے ایگرز کلب کے ساتھ منسلک ہیں۔اس پلان کے تحت ڈیپارٹمنٹ بچوں کی تین نہج پر تربیت کے لیے معاونت کرے گا۔

1. بچوں کی اخلاق ،کردار اور عادات کے حوالے سے ماہرین کی ٹیم ناصرف ان کو لائحہ عمل فراہم کرے گی بلکہ اس دوران آنے والے مسائل کا ماہرانہ حل بھی فراہم کرے گی۔

2. بچوں کے نفسیاتی مسائل اور انکی ذہنی نشونما کے لیے ہمارے ماہرین نفسیات کی ٹیم انکو اس حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کرے گی۔

3. کہا جاتا ہے کہ ایک صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ رکھتاہے۔اسی بات کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بچوں کی جسمانی نشوونما اور ان کی متوازن خوراک کے حوالے سے مکمل آگاہی اور راہنمائی ہمارے ماہرینِ خوراک فراہم کریں گے۔

ان مقاصد کے تحت امسال والدین کے لیے تربیتی ورکشاپس کی جائیں گی تا کہ وہ ایک تربیت یافتہ نسل تیار کرنے میں کامیاب ہوسکیں اور نئے دور کے تقاضوں سے نابرد آزما ہوسکیں۔

معزز قارئین جیسا کہ منہاج القرآن آج کے دورِ زوال میں ایک عظیم نعمت سے کم نہیں اسی طرح منہاج القرآن کا ذیلی ڈیپارٹمنٹ بھی ہماری نسلوں کی تربیت اور مشنِ مصطفویﷺ کی فکر اور مقاصد کو انکی زندگیوں میں شامل کرنے کے لیے ایک انتہائی خوبصورت اور جامع ذریعہ ہے۔

اللہ کے پیارے محبوب ہمارے پیارے آقا نامدار نے ایک جگہ پر فرمایا: جب تمھیں اللہ پاک اولاد عطا کریں ? تو ان کو اچھے آداب سکھاو۔

☆☆☆☆☆

حقیقت خرافات میں کھو گئی...... یہ امت روایات میں کھو گئی

اسلام اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے

اچھا اخلاق، صبر و تحمل، رواداری، ایثار و انفاق اصلِ دین ہیں

سماوہ سلطان

اس موضوع پر لکھنا آج بہت ضروری ہو چکا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں اب دو طبقات بن چکے ہیں۔ دونوں ہی انتہا پر ہیں اور شاید دونوں ہی اصل دین اسلام کی رو سے ناواقف ہیں۔ اس کا نقصان ہم اٹھا بھی رہے ہیں۔ پہلا طبقہ وہ ہے جو بظاہر اسلام کا علمبردار ہے۔ انکا حلیہ اور ان کے سلام دعا میں عربی کلمات سن کر ویسے بھی ہم ان کو اصل مسلمان تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ان کے مطابق اللہ کے ہاں عذاب ہی عذاب ہے ہر دوسرا بندہ کافر بھی ہے اور یہی طے کرتے ہیں کہ کون کتنا اچھا مسلمان ہے۔

اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی سے ان کے مرید نے کہا حضور مجھے کوئی نصیحت کریں۔ تو انہوں نے فرمایا ایک ہی نصیحت ہے۔ نہ خدا بننا اور نہ کبھی رسول بننا۔ تو ان کا مرید حیران ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا مطلب کوئی بھی انسان خدا یا رسول کیسے بن سکتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا یہ شان صرف خدا کی ہے کہ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اس لیے کبھی یہ آرزو نہ رکھنا جو میں چاہوں وہی ہو۔ کبھی ایسا ہو جائے جو تم چاہتے ہو تو شکر کرنا اور جب ایسا نہ ہو تو صبر کرنا۔ جو شخص ایسا سوچتا ہے کہ سب کچھ اس کی چاہ کے مطابق ہو تو یہ شان صرف خدا کی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ شان صرف رسول کی ہے کہ جو ان سے اختلاف کرے وہ کافر ہے۔ جو ان کی بات کو رد کرے وہ کافر ہے۔ یہ شان کسی انسان کسی ولی کسی پیر کی نہیں کہ ان سے اختلاف کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے۔ یہ سوچتا ہے کہ اس کی بات سے اختلاف کرنے والا شخص کافر ہو گیا یہ گستاخ ہو گیا ہے تو وہ شخص دراصل خود کو رسول سمجھتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو اسلام کو صرف انتہا پسند اور بڑا ظالم و سخت دین سمجھتا ہے۔ اور یہ لوگ دین سے دور ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ کیوں بھول گئے ہیں کہ اسلام اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے۔ بقول اقبال

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی

ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ پرفیکشن ازم ہے۔ ہم اپنے علاوہ سب کو پرفیکٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم سنتے

حضور ﷺ کی زندگی کا تو ہر پہلو ہمارے لئے ہدایت ہے۔ طائف میں ان کا صبر کا، فتح مکہ کے موقع پر معاف کر دینا، غیر مسلموں سے رویہ، اہل و عیال کے ساتھ آپ کا سلوک۔ غرض ایک ایک عمل ہماری زندگی کو بہترین بنانے کیلئے ہی ہے

ہیں ناں رمضان المبارک شروع ہونے پر جب کوئی شخص روزہ رکھتا ہے یا عبادات کرنے لگتا ہے تو ہم کتنی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ سارا سال تک نیکی نہیں اور اب مسلمان بن گیا ہے۔ یا یہ کہ تمہاری کوئی عبادت تو قبول ہی نہیں ہوگی یا تو ہمیشہ نیک رہو یا پھر ایک مہینے کیلئے بھی نیک نہ بنو۔ ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ اگر کوئی ایک سجدہ بھی کرتا ہے تو وہ توفیق ملنے پر ہی کر رہا ہوتا ہے۔ کبھی کسی کو کافی عرصے بعد نماز پڑھتا دیکھ لیں تو فوراً ہم کہہ دیتے ہیں کہ پڑھنی ہیں تو پوری پڑھو اور روز پڑھو یہ کیا کہ کبھی پڑھ لی کبھی چھوڑ دی۔ یہ نہیں قبول ہوگی۔ یہ بات سن کر ہی اگلا بندہ خوف میں آ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ ہم نہیں نیک ہو سکتے اور جو اچھائی وہ کر رہا ہوتا ہے وہ بھی رہ جاتی ہے۔

لیکن ہمیں اپنے دین کی سمجھ تب ہی آئے گی ناں جب ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ اللہ نے جو 114 سورتیں بھیجی ہیں آخر ان میں لکھا کیا ہے، جب ہم سمجھ جائیں گے کہ صرف عربی میں قرآن پڑھ لینا کافی نہیں اور نہ ہی یہ کتاب صرف اس لیے ہے کہ اس کو چوم کر غلاف میں لپیٹ کر رکھ دیا جائے بلکہ یہی تو بقاء ہے دنیا اور آخرت دونوں کی۔

یہاں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تو رحمٰن الرحیم ہے۔ وہ تو ہماری ہر نیکی کو خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی ہو قبول کر رہا ہوتا ہے۔ دین اسلام نماز، روزہ اور حقوق اللہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ سورہ ماعون میں اللہ تعالی نے تو سزا اور جزا جھٹلانے والے کو کچھ یوں بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی تلقین کرتا ہے۔

تو بربادی ہے اور نماز پڑھنے والوں کے لیے جب نماز سے غافل ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں اور عام استعمال کی چیزیں بھی مانگنے پر نہیں دیتے۔

سبحان اللہ۔ اسلام تو یہ ہے۔ مکمل حقوق العباد کا

کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر، روتے ہوئے کو ہنسا کر، کسی ایسے کی مدد کر کے کہ جس سے صلے کی امید نہ ہو، والدین سے حسنِ سلوک کر کے ان سے دعائیں لے کر، اللہ کی رضا کیلئے معاف کر کے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ بنا کر اور سیرت النبی ﷺ پر عمل کرنے کی کوشش میں واقعی اصل مسلمان بن سکتے ہیں

درس دینے والا دین ہے جہاں راستے سے پتھر ہٹانا بھی ثواب ہے۔ یہ مسلمان کی وہ تعریف ہے جو قرآن اور سنت میں ہے۔ اور ایک طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں فلاں کا لباس ایسا تھا اس لیے وہ جہنمی ہے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کسی اور کے لباس کا نہیں بلکہ اپنے اعمال اور نظر کا حساب دینا ہے۔

اب ہمیں ہر اس سوال سے بھی نکل آنا چاہیے جو ایک بندے اور رب کے درمیان انفرادی طور پہ کیا جائے گا۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے جو ہماری اجتماعی اور انسانی ذمہ داریاں ہیں۔

ہم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ آپ کے ہمسائے نے نماز پڑھی تھی یا نہیں لیکن یہ ضرور پوچھا جائیگا کہ آپ کا ہمسایہ بھوکا سویا تھا جب آپ نے سیر ہو کر کھانا کھایا تھا۔

ہم کتنے اچھے مسلمان ہیں، یہ بات جانچنے کا معیار صرف یہ تو نہیں کہ کون حافظِ قرآن ہے یا کون دن رات عبادت میں لگا ہوا ہے۔ ہمارا دین ہمارے اخلاق پر منحصر ہے کہ کیسے ہم انسانوں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد اگرچہ پانچ ستونوں پر بنائی گئی ہے مگر اس سے آگے بھی بہت سے ایسے خصائل ہیں جو ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بناتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ سے حدیث نبوی ﷺ روایت ہے کہ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

مسلمان (کامل) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

من سلم المسلمون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر مسلم کو زبان یا ہاتھ سے تکلیف دینا برا نہیں سمجھا جاتا۔ اس شبہ کو ختم کرنے کے لیے دوسری روایت میں من امنه الناس کا لفظ بھی آتا ہے جہاں ہر انسان کیلئے یہی کہا گیا ہے۔

زبان سے محفوظ، یعنی کسی پر جھوٹ نہ بولیں, بہتان نہ لگائیں، الزام نہ لگائیں، کسی کے عیب نہ کھولیں، گالی نہ دیں، بدکلامی نہ کریں، اپنے الفاظ سے کسی کو تکلیف نہ دیں، کسی پر ایسا فقرہ نہ کسا جائے جس سے دوسرا شخص شرمندہ ہو اور غیبت نہ کی جائے۔

آج شاید سب سے زیادہ تکلیف ہم زبان سے ہی دیتے ہیں اور ہم اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ بعض اوقات ہم خود محسوس بھی نہیں کرتے کہ ہمارے الفاظ دوسروں کیلئے کیسے ہیں

اسلام ایک وسیع اور مکمل دین ہے۔ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اسلام نام ہے، اچھے اخلاق کا، حسنِ سلوک کا، معاف کر دینے کا، محبت کرنے کا، درگزر کرنے کا، صلہ رحمی کا، حق کیلئے لڑنے کا، علم حاصل کرنے کا، سائنس کو جاننے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات کو کھوجنے کا اور انسانیت کا

۔ مثلاً ہم کسی کی بھی ظاہری صورت پر بول دیتے ہیں، کسی کی رنگت پر یا کسی بھی عضو پر۔ یا کسی کو اس کی جسامت پر مذاق کا موضوع بنا لیتے ہیں، اور پھر اسی بنیاد پر کوئی بھی نام رکھ لیتے ہیں اور اس نام سے اسے پکارتے بھی ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ہم پیار سے کہہ رہے ہیں یا مذاق میں کہہ دیا۔ تو جان لیں !یہ نہ ہی مذاق ہے نہ ہی پیار کرنے کا طریقہ، یہ سراسر غیر انسانی رویہ ہے جس کے حق میں دیا جانے والا ہر جواز بے معنی ہے۔ بجائے کسی کو ایسا کہنے کے، "موٹے لگ رہے ہو، پتلے لگ رہے ہو ,ایسے کپڑے کیوں پہنے "صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ "اچھے لگ رہے ہو"۔ کم از کم سننے والے کو خوشی ہی دے دیں جو کہ ہمارے لئے آسان سا کام ہے۔

ہاتھ سے محفوظ، یعنی چوری نہ کی جائے، کسی کے مال پر قبضہ نہ کیا جائے، امانت میں خیانت نہ کی جائے، مال میں ملاوٹ نہ کی جائے، رشوت خوری سے بچا جائے، قتل و غارتگری سے دور رہا جائے اور کسی کو تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

اب ہم اگر اس ایک حدیث کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے سوچیں تو واضح ہو جائیگا کہ ہم کتنے مسلمان ہیں۔

ہم دوسرے انسان کیلئے بہت جلدی بدگماں ہوتے ہیں، جبکہ ابن القیم کے مطابق:

"اگر میں دیکھوں کہ کسی کی داڑھی سے شراب ٹپک رہی ہے، تو میں یہ سمجھوں گا کہ کسی نے اس پر گرا دی ہوگی، اگر میں دیکھوں کہ کوئی پہاڑ کی چوٹی پہ کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ میں خدا ہوں، تو میں یہ سمجھوں گا کہ وہ کسی آیت کی تلاوت کر رہا ہے۔

ایک مومن کو تو اپنے بھی اعمال کا احتساب نہیں ہوتا اسے کیا حق کہ وہ کسی دوسرے کیلئے بدگمان ہوتا پھرے ."

اور ہم کتنے جلدی دوسروں کے بارے میں ایک رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اور اسے حتمی بھی سمجھتے ہیں۔

تاریخ کا مختصر ترین خطبہ جُمعہ سوڈان کے شیخ عبد الباقی المکاشفی نے دیا۔ وہ ممبر پر بیٹھے اور فرمایا:

" بھوکے مسکین کے منہ میں ایک لقمہ پہنچانا ہزار مساجد کی تعمیر سے بہتر ہے۔ صفیں درست فرما لیں ."

میری خواہش ہے کہ ہم بجائے طویل خطبے سنانے کے وہ بھی جن میں صرف اللہ کی بندوں پر سختی اور بار بار فرض عبادت کی ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم یہ بھی بتایا کریں کہ اسلام انسانوں کے کیسا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی سیرت کو بیان کریں تو یقیناً فلاح پائیں۔

حضورﷺ کی زندگی کا تو ہر پہلو ہمارے لئے ہدایت ہے۔ طائف میں ان کا صبر کا، فتح مکہ کے موقع پر معاف کر دینا، غیر مسلموں سے رویہ، اہل و عیال کے ساتھ آپ کا سلوک۔ غرض ایک ایک عمل ہماری زندگی کو بہترین بنانے کیلئے ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں، عبادات کرنے کے ساتھ ساتھ احکامات پر عمل کرنے کی اہمیت زیادہ ہے۔ جیسا کہ روزہ دار سے متعلق حدیث مبارکہ ہے کہ:

مَنْ لم یَدَعْ قولَ الزورِ والعملَ به، فلیسَ لله حاجَةٌ ان یَدَعَ طعامَه وشرابه

جو شخص روزہ رکھتا ہے اور جھوٹ اور برے عمل نہیں چھوڑتا تو اللہ پاک کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ایک اور حدیث ہے کہ:

ليس الصيام من الاكل والشرب إنما الصيام من اللغو والرفث فإن سابك احد او جهل عليك فلتقل إني صائم إني صائم

روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے روزہ ہر برے طرزِ عمل کو چھوڑنے کا نام ہے۔ پس کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تم سے جھگڑا کرے تو پس تم اس سے کہو کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

اعمال کا اچھا ہونا، احکامات کی پیروی کرنا بہت ضروری ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تسبیح پھری تے دل نہیں پھریا کی لینا تسبیح پھڑ کے ھو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علم نوں پڑھ کے ھو
چلّے کٹّے تے کجھ نہ کھٹیا کی لینا چلّیاں وڑ کے ھو
جاگ بِنا ددھ جمدے ناہیں باھوؒ
بھانویں لال ہوؤن کڑھ کڑھ کے ھو

ہم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ آپ کے ہمسائے نے نماز پڑھی تھی یا نہیں لیکن یہ ضرور پوچھا جائیگا کہ آپ کا ہمسایہ بھوکا سویا تھا جب آپ نے سیر ہو کر کھانا کھایا تھا

جب تک بنیادی اخلاقیات نہ ہوں تو انسان کی عبادات بھی بے معنی رہتی ہیں۔ ابلیس اللہ کا سب سے زیادہ عبادت گزار فرشتہ تھا۔ اسے شیطان اس لئے نہیں بنایا گیا کہ اس نے اللہ کی عبادت کرتے سے انکار کیا تھا بلکہ اس نے حکم ماننے سے انکار کیا تھا۔

اسی طرح یزید اللہ کو بھی مانتا تھا اور نمازی بھی تھا۔ لیکن احکامِ الٰہی کا منکر تھا ,بدکار تھا، شرابی تھا، منافق، فاسق اور ظالم تھا۔

اسلام ایک وسیع اور مکمل دین ہے۔ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اسلام نام ہے، اچھے اخلاق کا، حسنِ سلوک کا، معاف کر دینے کا، محبت کرنے کا، درگزر کرنے کا، صلہ رحمی کا، حق کیلئے لڑنے کا، علم حاصل کرنے کا، سائنس کو جاننے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات کو کھوجنے کا اور انسانیت کا۔

کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر، روتے ہوئے کو ہنسا کر، کسی ایسے کی مدد کر کے کہ جس سے صلے کی امید نہ ہو، والدین سے حسنِ سلوک کر کے ان سے دعائیں لے کر، اللہ کی رضا کیلئے معاف کر کے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ بنا کر اور سیرت النبیﷺ پر عمل کرنے کی کوشش میں واقعی اصل مسلمان بن سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ ہم دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے والے بنیں اور اللہ ہمارے لئے دونوں جہان کی آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

Role of Women in Nation Building

No Country Can step ahead by subduing the rights of women

Amna Khalid

Born neither from head nor from foot but the ribs of man Creation of women gives many symbolic meanings. It indicates that she should be given protection and treated with affection. Women constitute a great part of population of the world. Therefore, their contribution, participation and involvement is a part and parcel for the countries and nations to achieve the milestone of progress.

Their vibrant role in political, economic and social sphere is not only the need of modern age rather a comprehensive study of religion echoes that her participation is indispensable in nation building.

On the sky of political wisdom, women are shinning like bright stars. Role of Hillary Clinton as secretary of state America, role of Aung San Suu kyi as prime minister of Myanmar and role of Fehmida Mirza as speaker of national assembly Pakistan produces the glimpse that it is conservative approach to consider her only the honour of house whether she can't rightly be considered the honour of the country.

The Islam provides numerous examples of women having public leadership roles. Hazrat Muhammad'sﷺ first wife, Hazrat Khadija(ؓ)bint

Khuwaylid, was his chief adviser as well as his first and foremost supporter. His third wife, Hazrat Ayesha Abu Bakr(ؓ), a well-known authority in medicine, history, and rhetoric, often accompanied the Prophet to battles, even leading an army at the Battle of the Camel.

After knowing about Michelle Obama, wife of Barack Obama, first lady of United State, and Benazir Bhutto, first female Prime Minister of Pakistan, there is no space to put question on political role of women. Indeed personalities like Fatima Jinnah cannot only shape the destiny of the house rather they keep the capacity of changing the destiny of country.

Thrifty nature of women can play pivotal role in lifting up the economy of country. After second world war, many countries highly appreciated the women to uplift their economy. The most prominent Muslim female leaders are former prime minister of Pakistan Benazir Bhutto (1988-1990 and 1993-1996), Indonesian President Megawati Sukarnoputri (2001-2004), former Turkish Prime Minister Tansu Ciller (1993-1995), former Senegalese Prime Minister Mame Madior Boye (2001-2002), Bangladeshi Prime Ministers Khaleda Zia (1991-1996 and 2001-2006) and Sheikh Hasina Wajed (1996-2001 and 2009-present), former Iranian Vice President Masoumeh Ebtekar (1997-2005), former Malian Prime Minister Cissé Mariam Kaïdama Sidibé (2011-2012), Kosovan President Atifete Jahjaga (2011-2016), former President of Mauritius Ameenah Gurib (2015-2018), and current President of Singapore Halimah Yacob (elected in 2017).

So, it is not only changing scenario of the world which urge the women to play their active role in economic affairs rather religion like Islam provides them space to take part in economic activities.

Dar al-Ifta al-Misriyyah, an Islamic institute that advises Egypt's ministry of justice, issued a fatwa stating that female rulers and judges are allowed in Islam. The Qur'an contains verses that appear to support the role of women in politics, such as its mention of the Queen of Sheba, who represented a ruler who consulted with and made important decisions on behalf of her people.

Education gets start from the lap of women. An educated and cultured woman not only paves the path for social harmony but she also plays her role in making a nation civilized. Whether the saints like Shaykh Abdul Qadir Gillani and Ghulam Fareed or even modern men like Bill gates, all admit the noble role of women in character building. Furthermore, an attitude is analysing the events in rational way must be shared from house. That's why Islam emphasizes the education of women as the dream of nation building can't be fully realised without contribution of women.

In short, no country can step ahead by subduing the rights of women. No nation can flourish itself without facilitating them, no community can improve itself by ignoring them, no civilization can find the apex of glory without recognizing their worth. Because she is not only angle of house but also a cherub who can bring revolution in lives of nations.

☆☆☆☆☆

سرکار دو عالم ﷺ کے قدموں سے علم لے کر باطل کی قیادت کا ہر نقش مٹا دیں گی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین میں

شعور بیدار کیا کہ اسلامی اقدار کو اپنانے میں ہماری فلاح پوشیدہ ہے۔

لہٰذا منہاج القرآن ویمن لیگ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی آواز

پر دین مصطفوی ﷺ کو قریہ قریہ پہنچانے کا عزم کیا۔

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ کے **34ویں یوم تاسیس** پر دل

کی اتھاہ گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع سرگودھا

سفر انقلاب کے راستوں کی مجاہدات ہو

ہو خوبیوں کا پیکر مزکٰی و صفات ہو

منہاج القرآن ویمن لیگ نے لاکھوں خواتین کو مصطفوی مشن

سے منسلک کیا اور دین کی سربلندی کیلئے اہم کردار ادا کیا۔ بلاشبہ

منہاج القرآن ویمن لیگ کی کاوشیں زریں حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

جس پر ہم منہاج القرآن ویمن لیگ کے

یوم تاسیس پر **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع راولپنڈی

ہم خونِ جگر دے کر گلشن کو سجادیں گی ہر نقشِ خزاں کو پھر منظر سے ہٹادیں گی

منہاج القرآن ویمن لیگ کا یہ قافلہ اپنے مربی کی قیادت میں سوئے منزل رواں دواں ہے۔ ہم موجودہ ویمن لیگ کو 34 سالہ کامیاب سفر پر دل کی گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں اور دعا گو ہوں کہ اقامت دین کی جدوجہد میں وہ اپنا کردار ادا کرتے ہوئے شیخ الاسلام کا فخر بنیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ شیخوپورہ

منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کی علمی، دینی، فکری اور اخلاقی تربیت میں مثالی خدمات سرانجام دے رہی ہیں میں اس مساعی جمیلہ پر

منہاج القرآن ویمن لیگ 34 ویں یوم تاسیس

پر دل صمیم قلب سے **مبارکباد** پیش کرتی ہوں اور

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت تمام بہنوں کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین

حافظہ سحر عنبرین (ناظمہ دعوت و تربیت منہاج القرآن ویمن لیگ)

تم ردائے زہرؑ کی امین بھی ہو
تم نوائے زینبؑ کی سفیر بھی ہو

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آج سے 34 برس پہلے خواتین کی علمی، فکری، روحانی و اخلاقی تربیت کیلئے انتہائی منفرد پلیٹ فارم کی بنیاد رکھی جس سے ہزاروں خواتین منسلک ہو کر نا صرف اپنی زندگیاں قرآن و سنت کے مطابق گزار رہی ہیں بلکہ اعلیٰ عہدوں پر بھی اسی فکر و نظریہ کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ جس کا سہرا بانی تحریک کو جاتا ہے۔

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ کے 34ویں یوم تاسیس پر جملہ تنظیمات کی جانب سے اپنے قائد کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں جنہوں نے ہمیں اس عظیم فکر سے روشناس کیا اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا سایہ ہم پر یونہی سلامت رکھے۔

مرکزی ٹیم منہاج القرآن ویمن لیگ

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
JAN-2022
LAHORE
Regd CPL No.45

سربلندی دینِ مصطفیٰ ﷺ کی جو تیری خدمات ہیں
یہ علم و ہنر سب قائد کے قدموں کی سوغات ہیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکر کی امین منہاج القرآن ویمن لیگ احیاءِ دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے۔ اندرون و بیرون ممالک امتِ مصطفوی ﷺ کے عقائد کی اصلاح، روحانی و اخلاقی قدروں کو مستحکم کررہی ہیں تاکہ ایک مثالی معاشرہ تشکیل پائے۔

اس عظیم مشن پر اور حضور ﷺ کے پیغام کو چار دانگ عالم میں عام کرنے پر ہم **منہاج القرآن ویمن لیگ** کو ان کے 34 ویں **یوم تاسیس** پر دل کی عمیق گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک